اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح

اِسۡمَعُوۡا صَوۡتَ السَّمَاءِ جَاءَ الۡمَسِیۡح جَاءَ الۡمَسِیۡح

نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

ماہنامہ

مشکوٰۃ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

محرم/صفر 1425 ہجری قمری

امان 1383 ہجری شمسی

مارچ 2004 عیسوی

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود

علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے بعض صحابہ (رضوان اللہ علیھم اجمعین) کے ساتھ

کھڑے ہوئے (دائیں سے بائیں) حضرت عبدالحمید صاحب ابن شیخ رحمت اللہ صاحب، حضرت حکیم فضل الٰہی صاحب لاہوری، حضرت منشی تاج الدین صاحب، حضرت میر ناصر نواب صاحب، حضرت پیر حامد شاہ صاحب، حضرت ماسٹر غلام محمد صاحب، حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب،
(کرسیوں پر دائیں سے بائیں) حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب، حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت غلام حسن صاحب پشاوری، حضرت مولوی نور الدین صاحب، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (گود میں)،
(بیٹھے ہوئے دائیں سے بائیں) حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب، حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت مرزا خدا بخش صاحب، حضرت شیخ مولا بخش صاحب، حضرت شیخ عبدالرزاق صاحب ولد حضرت شیخ عبدالرحمٰن صاحب

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ماہنامہ
مشکوٰۃ
قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد-23   امان 1383 ہجری شمسی بمطابق مارچ 2004ء   شمارہ-3

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی۔

(المصلح الموعود)

ضیاپاشیاں

اداریہ	2
فی رحاب تفسیر القرآن	3
کلام الامام	4
حضرت امیر المومنین کا خصوصی پیغام	5
احمدیت نے دنیا کو کیا دیا (آخری قسط)	7
امت مسلمہ کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی دلی تڑپ	14
شیاطین الانس والجن	20
عشق و محبت کی حقیقت	23
دین فطرت	27
امریکہ میں خواتین پر تشدد	30
خوشی کا راز	31
اخبار قادیان و اخبار مجالس	32
المائدہ	34
فہرست مضامین مشکوٰۃ 2003	36
وصایا	39

نگران: محمد نسیم خان

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر

زین الدین حامد

نائبین

نصیر احمد عارف

عطاء الٰہی احسن غوری

شاہد احمد ندیم

مینیجر حافظ مخدوم شریف (برائے دفتری امور)

سید فیروز الدین (برائے سرکولیشن)

پرنٹر و پبلشر منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے

کمپوزنگ صبر احمد غوری، شاہد احمد ندیم، تسنیم احمد فرخ

دفتری امور راجا ظفر اللہ خان، مسعود احمد راشد

مقام اشاعت دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مطبع فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

ای میل ایڈریس

e-mail: mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن

http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدل اشتراک

اندرون ملک: 120 روپے

بیرون ملک: 30 امریکن $

با تبادل کرنسی   قیمت فی پرچہ: 10 روپے

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb)
By Munir Ahmed Hafizabadi M.A Printer & Publisher.

اداریہ

آخری منزل کوئی نہیں

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

"میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی نئی منزل پر عزم، استقلال اور علو حوصلہ سے قدم مارو۔ قدم مارتے چلے جاؤ اور اس بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قدم بڑھاتے چلے جاؤ کہ عالی ہمت نوجوانوں کی منزل اول بھی ہوتی ہے، منزل دوم بھی ہوتی ہے، منزل سوم بھی ہوتی ہے لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوا کرتی۔ ایک منزل کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری وہ اختیار کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنے سفر کو ختم کرنا نہیں جانتے۔ وہ اپنے رختِ سفر کو کندھے سے اتارنے میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں۔ ان کی منزل کا پہلا دور اسی وقت ختم ہوتا ہے جبکہ وہ کامیاب اور کامران ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حاضر ہوتے ہیں اور اپنی خدمت کی داد اس سے حاصل کرتے ہیں جو ایک ہی ہستی ہے جو کسی کی خدمت کی صحیح داد دے سکتی ہے۔

پس اے خدائے واحد کے منتخب کردہ نوجوانو! (دینِ حق) کے بہادر سپاہیو! ملک کی امیدوں کے مرکزو! قوم کے سپوتو! آگے بڑھو کہ تمہارا خدا، تمہارا دین، تمہارا ملک اور تمہاری قوم محبت اور امید کے مخلوط جذبات سے تمہارے مستقبل کو دیکھ رہے ہیں"۔

(الفضل 21 اکتوبر 1964)

✕ ✕ ✕

سورۃ الطارق

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۞وَمَآاَدْرٰکَ مَالطَّارِقُ۞

پہلی قسط

(فی رحاب تفسیر القرآن کے زیرعنوان معزز قارئین کے استفادہ کے لئے سورۃ الطارق کی پُرلطف تفسیر جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر کبیر میں بیان فرمائی قسط وار شائع کی جارہی ہے۔ادارہ)

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۞وَمَآاَدْرٰکَ مَالطَّارِقُ۞

ترجمہ: (مجھے) قسم ہے آسمان کی اور صبح کے ستارے کی اور کس چیز نے تجھے علم دیا ہے کہ صبح کا ستارہ کیا ہے۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"**حل لغات**: طارق کے عربی زبان میں تین معنے ہوتے ہیں۔ ۱)الاتی لیلاً یعنی رات کو آنے والا شخص۔۲)النجم الذی یقال لہ کوکب الصبح وہ ستارہ جسے کوکب صبح کہتے ہیں اور جو صبح کے طلوع ہونے کی خبر دیتا ہے۔۳) الضاربُ بالحصیٰ علیٰ سبیل التکہن یعنی علم نجوم رکھنے والا شخص جو کنکریاں پھینک کر نتائج اخذ کرے۔(اقرب)

تفسیر: طارق کے تین معنی لغت میں ہیں جیسا کہ حل لغات میں بتایا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ تینوں معنی اس جگہ پر چسپاں ہوتے ہیں یا ان میں سے کوئی ایک؟ اس بارہ میں یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ ہم بعض جگہ قرآن کریم کے ایک لفظ کے پانچ پانچ چھ چھ معنی کر جاتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں یہ شبہ رہتا ہے کہ شاید زبردستی معنی کردئے جاتے ہیں۔ ہماری طریق کی اس آیت سے اور ایسی ہی بعض اور آیات سے تصدیق نکلتی ہے جب لغت میں ایک لفظ کے ایک سے زائد معنی ہوں تو بہر حال دو حالتیں ہونگی۔ یا یہ کہ عبارت میں ایک معنی مراد لئے گئے ہیں اور یا یہ کہ ایک سے زیادہ معنی مراد لئے گئے ہیں۔ پھر جہاں ایک سے زیادہ معنی لئے گئے ہوں ان میں سے سارے معنی لئے جاسکیں گے اور کبھی یہ ہوگا کہ بعض لئے جاسکیں گے اور بعض نہیں۔ پھر جہاں صرف ایک معنی مراد لئے گئے ہوں اور وہاں بھی دوسورتیں ہونگی۔ کبھی ایک معنی اتنے واضح ہوں گے کہ عبارت سے صاف ثابت ہوگا کہ یہی معنی اس جگہ چسپاں ہوسکتے ہیں۔ اور کبھی وہ معنی اتنے واضح نہیں ہوں گے اور اس کیلئے کسی اشارہ کی ضرورت ہوگی۔ قرآن کریم میں جس جگہ کسی لفظ کے ایک معنی لینے ہوں دوسرے نہ لینے ہوں وہاں مادراک کا لفظ آتا ہے۔ گویا ایک لفظ کے کئی معنی ہوتے ہیں مگر مادراک کے الفاظ کے بعد ایک معنی بتا کر اللہ تعالیٰ یہ بتادیتا ہے کہ ہم اس جگہ یہ خاص معنی مراد لیتے ہیں۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ جہاں مادراک کا لفظ نہیں آتا وہاں ہمارا حق ہے کہ اس کے کئی معنی کریں ورنہ وجہ کیا ہے کہ ایک جگہ اللہ تعالیٰ معنوں کو محدود کردیتا ہے اور دوسری جگہ محدود نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہی ہوسکتی ہے کہ ایک لفظ کے کئی کئی معنی کرنا قرآن کریم کے اصول کے خلاف نہیں ہاں جس جگہ وہ خود معنوں کو محدود کردے وہاں ہمارا حق نہیں کہ ہم ان معنوں کو ترک کرکے کوئی اور معنے کریں۔ پس وہ لوگ جو ہماری تفسیر پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ ہم کیوں ایک لفظ کے کئی کئی معنی جو لغت سے ثابت ہوتے ہیں کرتے ہیں۔ ان کا یہ اعتراض قلت تدبر اور قرآن کریم پر غور نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما ادراک مالطارق. النجم الثاقب. اگر مادراک کا لفظ یہاں نہ ہوتا تو کوئی یہ کہہ دیتا کہ طارق سے مراد یہاں رات کو آنے والا ہے۔ کوئی کہہ دیتا کہ یہاں طارق سے کاہن مراد ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے معنی کو محدود کرتے ہوئے فرمادیا وماادراک مالطارق تمہیں کس نے بتایا کہ طارق کون ہے؟ یعنی تمہارے پاس لفظ طارق کے صحیح مفہوم سمجھنے کا کوئی ذریعہ نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوسکتا کہ عرب لوگ طارق کے معنی نہیں جانتے تھے۔ یہ عربی کا لفظ ہے اور اہل عرب جانتے تھے کہ طارق کے کیا کیا معنی ہیں۔ پس ماادراک مالطارق کا بجز اس کے اور کوئی مطلب نہیں ہے کہ طارق کے کئی معنوں میں سے تم کو کس طرح یہ پتہ لگ سکتا ہے کہ ہم اس جگہ طارق کے کونسے معنی مراد لے رہے ہیں۔ اس لئے ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ النجم الثاقب۔ ہماری مراد یہاں طارق کے لفظ سے صبح کا ستارہ ہے۔

(جاری)

مجھے خداتعالیٰ نے اپنی طرف سے مأمور کر کے اسلام کی تائید کے لئے بھیجا ہے

تا کہ میں اس پرآشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علی وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں

یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ دنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خداتعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے۔ اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔
(حجۃ الاسلام صفحہ۱۲)

''اے تمام لوگو! جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو! جو مشرق و مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔'' (تریاق القلوب صفحہ۱۳)

مجھے خداتعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید و تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پرآشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علی وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں۔ اور ان تمام دشمنوں کی جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔'' (برکات الدعا صفحہ۳۴)

''اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو۔ اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ۴۳۲)

''خداوند تعالیٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف و حقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرمائے اور اپنی حجت اُن پر پوری کرے۔''
(براہین احمدیہ صفحہ۵۹۶)

''زندہ مذہب وہ ہے جس کے ذریعہ سے زندہ خدا ملے۔ زندہ خدا وہ ہے جو ہمیں بلاواسطہ ملہم کر سکے اور کم سے کم یہ کہ ہم بلاواسطہ ملہم کو دیکھ سکیں۔ سو میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ یہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد۲ صفحہ۳۱۱)

''میں صرف اسلام کو سچا مذہب سمجھتا ہوں اور...... میں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے ماننے سے نور کے چشمے میرے اندر بہہ رہے ہیں۔ اور محض محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے وہ اعلیٰ مرتبہ مکالمہ الٰہیہ اور اجابت دعاؤں کا مجھے حاصل ہوا ہے کہ جو بجز سچے نبی کے پیرو کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکے گا...... اور مجھے دکھلایا اور بتلایا گیا کہ اور سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے اور میرے پر ظاہر کیا گیا کہ یہ سب کچھ بہ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم تجھ کو ملا ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام صفحہ۲۷۵)

پیغام کا خلاصہ

''ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا...... اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔'' (ازالہ اوہام صفحہ۶۹)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

خدا تعالیٰ کے حضور عاجزی اور انکساری کے ساتھ جھکیں اور اس کا شکر بجا لائیں

(سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دو اہم اور ایمان افروز پیغامات ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں۔ پہلا پیغام جماعت احمدیہ پینگاڑی میں نئی تعمیر شدہ 'مسجد طاہر' کے افتتاح کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا۔ مذکورہ مسجد کا افتتاح ۳۰ رجنوری ۲۰۰۴ء کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کے ذریعہ عمل میں آیا۔ دوسرا پیغام مورخہ ۷-۸ رفروری ۲۰۰۴ء Perinthalmanna میں منعقدہ جماعت احمدیہ کیرالہ کی سالانہ کانفرنس کے موقع پر سنایا گیا تھا۔ ہر دو تقریب میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس شریک تھے۔ ادارہ)

پیارے احباب جماعت احمدیہ پینگاڑی کیرلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آپ نے اللہ کے گھر کی از سر نو تعمیر کی توفیق پائی ہے اور آج اس کے افتتاح کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہایت بابرکت فرمائے۔ اس موقع پر میرا آپ کو یہ پیغام ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزی اور انکساری کے ساتھ جھکیں اور اس کا شکر بجا لائیں کہ اس نے آپ کو اللہ کا گھر تعمیر کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ نیز وہ دعائیں بھی کریں جو حضرت ابراہیم نے اللہ کے گھر کی از سر نو تعمیر کے وقت کی تھیں کہ اللہ ہمیں فرمانبردار بنا دے اور ہماری اولادوں کو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی راہ پر چلا۔ اور عبادت اور قربانیوں کی توفیق بخش۔

یاد رکھیں مسجد خالصۃً خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر کے بلند کرنے کے لئے تعمیر کی جاتی ہے۔ اس لئے میری آپ کو یہ بھی نصیحت ہے کہ آپ کی اس مسجد سے بھی ہمیشہ ذکر الٰہی بلند ہو۔ نیز اس کے دروازے بلاتمیز رنگ و نسل تمام ان لوگوں کے لئے کھلے رہیں جو خدائے واحد و یگانہ کی چوکھٹ پر جھکنے کے لئے آئیں۔

مساجد کے ساتھ ایک عظیم پیغام وابستہ ہے۔ اس پیغام کو بھی ہمیشہ یاد رکھیں۔ وہ پیغام کیا ہے؟ وہ صلح اور امن کا پیغام ہے۔ انسان اور انسان کے درمیان عدل اور انصاف کا، اخوت اور بھائی چارے کا پیغام ہے۔ وہ پیغام یہ ہے کہ جس طرح آسمان پر تمہارا ایک خدا ہے۔ اے ایک خدا کے پوجنے والو! تم بھی زمین پر ایک ہو جاؤ اور ہر اس بات کو ترک کر دو جو خدائے واحد و یگانہ کے بندوں کے درمیان تفریق کرتی ہے اور انسان کو انسان سے جدا کرتی ہے۔ مساجد پانچ وقت بلند اذانوں کے ذریعہ اس امر کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ آپ کا ایک خدا ہے اور آپ سب ایک خدا کے بندے ہیں۔ وہی ایک ذات ہے جو سب کی عبادت کے لائق ہے۔ اس لئے اگر چاہتے ہو کہ ایک ہو جاؤ تو اے آدم کے بیٹو! اس خدائے واحد یگانہ خدا سے اپنا تعلق جوڑ لو۔ جو سب میں مشترک ہے اور سب کا ایک ہی خدا ہے۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے کل عالم کو اسلام اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی ہے۔ آپ اسلام اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے، خدا کی توحید کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور امن و آشتی کے قیام کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا

جامہ مجھے پہنادیا ہے اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجالاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں۔ اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب کے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو۔ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۳)

پس مساجد کے ساتھ وابستہ اس عظیم پیغام کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیں اور اس مسجد سے ہمیشہ توحید کی آواز بلند ہو اور امن کی تعلیم دی جائے۔ اور اس کے دروازے ہر اس شخص کے لئے کھلے ہونے چاہئیں جو خالصۃً خدا کی عبادت کے لئے آئے۔ خواہ وہ کسی بھی مذہب، کسی بھی رنگ و نسل کا ہو۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو آپ کے ملک کے لئے آپ کے شہر کے لئے تمام احمدیوں کے لئے رحمت اور تسکین کا ذریعہ بنائے اور اس میں ہمیشہ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت ہو۔ آپ آپس میں پیار و محبت سے رہیں اور دوسرے بنی نوع انسان سے بھی محبت اور رحمت کا سلوک کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ خدا حافظ و ناصر

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

میری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ قرآن کریم کی ان حسین تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور جماعت کا ہر فرد ایسے بن جائے جیسے ایک ماں کے پیٹ سے دو بھائی ہوں

پیارے احباب جماعت احمدیہ کیرلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اطلاع ملی ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کو ایک سالانہ کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ جس میں پچاس جماعتوں سے مرد و خواتین شامل ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ۔ اللہ اس کانفرنس کو مبارک فرمائے اور اس کے لئے دور دور سے تشریف لانے والے احباب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کی جھولیاں اپنے فضلوں سے بھر دے۔ گزشتہ جمعہ پر میں نے تمام دنیا کی احمدیوں کی جماعتوں کو قرآنی آیات کی روشنی میں اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ آپس میں پیار و محبت سے زندگی بسر کریں۔ والدین سے عزت اور احترام کا سلوک کریں۔ اسی طرح اپنے بہن بھائیوں اور رحمی اور نسبی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کریں۔ پھر دوسرے اقرباء اور عزیزوں اسی طرح ہمسائیوں اور ماتحتوں اور اپنے ساتھ کام کرنے والوں سے محبت اور پیار سے رہیں۔ یہ ایسے امور ہیں جن پر عمل کرنے سے ایک حسین معاشرہ قائم ہو جائے گا اور دنیا سے بے چینی اور بے سکونی ختم ہوگی اور امن قائم ہوگا اس لئے اس موقع پر بھی میری آپ کو یہی نصیحت ہے کہ قرآن کریم کی ان حسین تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور جماعت کا ہر فرد ایسے بن جائے جیسے ایک ماں کے پیٹ سے دو بھائی ہوں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو ان تعلیمات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ دنیا میں امن قائم کرنے والے محبت کے سفیر بن جائیں۔ خدا حافظ و ناصر

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

احمدیت نے دنیا کو کیا دیا؟

تقریر محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد
امام مسجد فضل لندن
(برموقعہ جلسہ سالانہ یوکے ۲۰۰۳ء)

تیسری اور آخری قسط

مالی قربانیاں

دینی ضروریات کی خاطر اپنے اموال کو راہِ خدا میں خرچ کرنا ایمان کی ایک نشانی ہے جو مومنوں کی امتیازی علامت ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ محنت سے کمائی ہوئی دولت کو خرچ کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ قلبی بشاشت اور شرح صدر عطا نہ کرے اس میدان میں قدم رکھنا کچھ آسان بات نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کی کسی مسلمان جماعت میں منظم، مستقل اور مسلسل مالی قربانی کا نظام اس شان سے نظر نہیں آتا جیسا کہ جماعت احمدیہ میں ہے۔

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم احسان ہے کہ اس نے احمدیوں کو مالی قربانیوں کا ایسا حوصلہ عطا کیا ہے کہ وہ پوری بشاشت کے ساتھ دل کھول کر نیکی کے میدانوں میں اترتے ہیں اور مومنانہ مسابقت کے ایسے حیران کن نمونے پیش کرتے ہیں کہ مادہ پرست لوگ ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ مادیت کے اس دور میں اس انداز میں قربانیاں کرنا صرف عالمِ احمدیت میں نظر آتا ہے اور یہ ہے وہ عظیم جذبہ اور قابلِ تقلید نمونہ جو جماعت احمدیہ نے دنیا کو عطا کیا ہے!

حق یہ ہے کہ احمدیوں نے قرونِ اولیٰ میں صحابہ کرام کے نمونوں کو زندہ کر دیا ہے۔ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال دیکر صدیقیت کے نمونہ کو زندہ کیا ہے۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مالی قربانیوں میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو تحریری سند دی کہ آپ نے سلسلہ کے لئے اس قدر مالی قربانی کی ہے کہ آئندہ آپ کو قربانی کی ضرورت نہیں۔
(بحوالہ الفضل قادیان ۱۱ جنوری ۱۹۲۷ء)

میاں شادی خان صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان بیچ کر ساری کی ساری رقم چندہ میں پیش کر دی۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا نمونہ دکھایا ہے۔ جب آپ نے یہ سنا تو گھر آئے اور گھر میں جو چارپائیاں تھیں ان کو بھی فروخت کر ڈالا اور ساری رقم حضور کی خدمت میں پیش کر دی۔
(بحوالہ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر پنجم صفحہ ۱۴۲، ۱۴۳ نیز الفضل قادیان ۲۶ جنوری ۱۹۲۰ء)

بابو فقیر علی صاحب کے پاس چندہ لینے والے آئے تو اس وقت نقد رقم تو موجود نہ تھی۔ تھوڑا سا آٹا موجود تھا وہی چندہ میں دیدیا اور خود رات بھوکے سو رہے۔ نام و نمود سے استغناء کا یہ عالم کہ ایک کروڑ روپیہ خاموشی سے ایک احمدی نے خلیفہ وقت کو دیا اور عرض کیا کہ کسی سے اس کا ذکر تک نہ ہو، جس نیک جماعتی کام میں چاہیں استعمال میں لائیں۔ مالدار اس جذبہ سے لاکھوں اور کروڑوں دیتے ہیں کہ یہ سب خدا کا دیا ہوا تھا اس کی راہ میں دینے کی توفیق ملی تو یہ بھی خدا کا احسان ہے۔ غریب بھی اس میدان میں کسی طرح پیچھے رہنے والے نہیں۔ بچوں کی ضروریات کو پسِ پشت ڈال کر فاقہ کر کے پیسہ پیسہ جوڑ کر چندہ دینے کی مثالوں سے تاریخ احمدیت بھری پڑی ہے۔

مرد عورتوں سے سبقت کی کوشش میں رہتے ہیں اور عورتیں مردوں کو مات دینے کے انتظار میں۔ مسجدوں کی تعمیر کا موقع آنے پر جس طرح مرد اپنی جیبیں خالی کرتے ہیں اسی طرح عورتیں اپنی طلائی زیورات اس طرح پھینکتی نظر آتی ہیں جیسے ان قیمتی زیورات کی کوڑی برابر بھی قیمت نہ ہو۔ مسجد فضل لندن ہو یا مسجد بیت الفتوح، مسجد بیت الاسلام ہو یا مسجد بیت الرحمٰن۔ دنیا میں کسی مسجد کی تعمیر کا موقع ہو، عورتوں کی طرف سے زیورات کی موسلادھار بارش ہونے لگتی ہے۔

قادیان کے ایک درویش کا عاشقانہ انداز قربانی ایسا ہے کہ روح پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ شمس الدین صاحب درویش جسمانی طور پر معذور تھے۔ سارا وقت ایک چھوٹی سی کوٹھڑی میں پڑے رہتے۔ نظام وصیت ۱۹۰۵ء میں شروع ہوا۔ یہ ۱۹۱۹ء میں اس میں شامل ہوئے۔ لیکن اس اپاہج اور معذور لیکن دل کے غنی اور فداکار کا نمونہ دیکھئے کہ آپ نے ۱۹۰۱ء سے چندہ دینا شروع کیا اور نہ صرف ساری زندگی ادا کیا بلکہ آئندہ سالوں کا بھی چندہ دیتے رہے اور ۱۹۹۱ء تک کا چندہ وصیت ادا کر دیا جبکہ ان کی وفات ۱۹۵۰ء میں ہو گئی۔ گویا وہ تصویری زبان میں کہہ رہے تھے کہ کاش میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت اولین احمدیوں میں شامل ہوتا

اور کاش میں ۱۹۹۰ء تک زندگی پا کر اسلام کی خدمت کرتا چلا جاتا۔ قربانی کا یہ بے مثال جذبہ ایک ایسے شخص کا ہے جو معذور تھا۔ چل پھر بھی نہ سکتا تھا، پہلو تک نہیں بدل سکتا تھا۔ زبان میں بھی لکنت تھی لیکن اس فدائی کا دل کتنا متحرک اور جذبہ قربانی سے پُر تھا۔

(بحوالہ وہ پھول جو مرجھا گئے از چوہدری محمد فیض احمد گجراتی حصہ اول صفحہ ۹۰ تا ۹۲)

قادیان کے ابتدائی زمانہ کی بات ہے۔ خلافت ثانیہ میں ایک غریب خاتون کی قربانی کا واقعہ میری والدہ محترمہ نے کئی بار سنایا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مالی قربانی کی تحریک فرما رہے تھے اور یہ غریب اور نادار خاتون اس بات پر بے چین ہو رہی تھی کہ مالدار لوگ تو قربانیاں کر رہے ہیں اور میں محروم رہی جاتی ہوں۔ سخت بے چینی میں اٹھ کر گھر آ گئیں۔ گھر کی چیزیں بیچ کر تو پہلے ہی چندہ دے چکی تھیں، صحن میں مرغی نظر آئی وہی لا کر حضورؓ کی خدمت میں پیش کر دی۔ اور پھر بے تاب ہو کر گھر گئی اور وہ تین انڈے اٹھا کر لے آئی۔ قربانی کا جذبہ اتنا شدید تھا کہ آرام سے بیٹھنا مشکل ہو رہا تھا۔ ادھر حضرت مصلح موعودؓ کا خطاب جاری تھا۔ وہ اٹھی اور گھر آ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی کہ کچھ ملے تو جا کر وہ بھی پیش کر دوں۔ خاوند ایک ٹوٹی ہوئی چارپائی پر بیٹھا تھا اس نے کہا کہ اب کیا ڈھونڈتی ہو گھر میں تو کچھ بھی نہیں رہا۔ اس خدا کی بندی نے جو اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کرنے کی قسم کھا چکی تھی بڑے غصہ سے کہا:

"چپ کر کے بیٹھے رہو۔ میرا بس چلے تو میں تمہیں بھی بیچ کر چندہ میں دیدوں!۔"

یہ ہے وہ بچی تڑپ جو جماعت احمدیہ کے ہر مرد و زن کا امتیاز ہے اور یہ ہے وہ جذبہ قربانی جس کا نمونہ جماعت نے دنیا کو عطا کیا ہے!۔

اولاد کی قربانی

اولاد کو راہ خدا میں قربان کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ اس کی عظمت اور حقیقت وہی جان سکتا ہے جو اس راہ سے گزرا ہو۔ ایک ماں کے لئے اس سے بڑی قربانی تصور نہیں کی جا سکتی کہ وہ اپنے جگر گوشہ کو موت کے منہ میں جانے کے لئے بے خطر پیش کر دے۔ احمدیت کی تاریخ گواہ ہے کہ احمدی ماؤں نے اس میدان میں وہ نمونے دنیا کو عطا کئے کہ دنیا کی تاریخ ان سے محض نا آشنا ہے۔ ایسی مائیں بھی ہیں جنہوں نے اپنا ایک، دو یا تین نہیں بلکہ چاروں چاروں بیٹوں کو راہ خدا میں پیش کر دیا اور وہ مائیں بھی ہیں جنہوں نے اپنی کل کائنات، اپنا اکلوتا بیٹا اس راہ میں پیش کر دیا۔ روتے ہوئے نہیں۔ ہنستے ہوئے مسکراتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے۔ گجرانوالہ کی اس بہادر ماں کو تاریخ کیسے بھلا سکتی ہے، جس نے ایک عجیب شان سے اپنے بچوں کو شہادت کے لئے پیش کیا۔ جس دن یہ اندازہ تھا کہ آج شہادت کی گھڑی آنے والی ہے یہ شیر دل ماں بجائے ڈرنے، چیخنے اور رونے کے اپنے جگر گوشوں کو نہلانے دھلانے اور صاف ستھرے کپڑے پہنانے میں مصروف تھی کہ اگر شہادت کا وقت آ جائے تو یہ خوبصورت معصوم بچے ایک مومنانہ شان سے بجے سجائے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو جائیں!

خلافت ثانیہ میں ایک موقع پر وطن عزیز پاکستان کے دفاع کے لئے نوجوانوں کی ضرورت تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے احمدی نوجوانوں کو پاکستانی فوج میں شامل ہونے کی تحریک کی۔ حالات ایسے تھے کہ ان دنوں فوج میں بھرتی ہونا گویا اپنے آپ کو موت کے منہ میں دھکیلنے والی بات تھی۔ ایک جگہ جب یہ پیغام پہنچایا گیا تو فوری طور پر سناٹا چھا گیا۔ کوئی ایک نوجوان بھی نام لکھوانے کے لئے آگے نہ بڑھا۔ وہاں ایک بیوہ عورت بیٹھی تھی۔ اس بیچاری کا ایک ہی بیٹا تھا۔ آئندہ اولاد کی بھی کوئی صورت نہیں تھی۔ خلیفہ وقت کی تحریک سُن کر خدا کی بندی تڑپ اٹھی۔ خدا اور رسول کے نام پر قربانی کی تحریک ہو، خلیفہ وقت کی طرف سے ہو اور یہ خاموشی؟ اس شیرنی نے اپنے بیٹے کو آواز دیکر کہا:

"او فلانیا تو بولتا کیوں نہیں۔ کیا تو نے سنا نہیں کہ خلیفہ وقت نے احمدی نوجوانوں کو بلایا ہے؟"

سعادت مند بیٹے نے فوراً اپنا نام پیش کر دیا۔ کوئی ہمیں دکھائے کہ باقی دنیا میں کہاں ہیں ایسی مائیں جو دین کی خاطر اس طرح اپنے جگر گوشوں کو پیش کرتی ہیں۔ یہ اعزاز صرف احمدی ماؤں کو حاصل ہے جو دین کی خاطر اپنا سب کچھ مولیٰ کے حضور حاضر کرنے کا سچا عہد کرتی ہیں۔ اس بیوہ خاتون نے جس والہانہ جذبہ سے اپنے اکلوتے بیٹے کو قربانی کے لئے پیش کیا حضرت مصلح موعودؓ نے یہ واقعہ سنا تو یوں دعا کی:

"اے میرے رب! یہ بیوہ عورت اپنے اکلوتے بیٹے کو تیرے دین کی خدمت کے لئے یا مسلمانوں کے ملک کی حفاظت کے لئے پیش کر رہی ہے۔ اے میرے رب اس بیوہ عورت سے زیادہ قربانی کرنا میرا فرض ہے۔ میں بھی تجھ کو تیرے جلال کا واسطہ دیکر تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ اگر انسانی قربانی کی ضرورت ہو تو اے میرے رب اس کا بیٹا نہیں بلکہ میرا بیٹا مارا جائے۔)"

(تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد دوم صفحہ ۱۱۲ بار اول مطبوعہ ۱۹۷۱ء)

قربانیوں کے وسیع میدان

جماعت احمدیہ ساری دنیا میں ایک عظیم الشان روحانی انقلاب کی

علمبردار تحریک ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی اصلاح خلق کی خاطر کوئی تحریک اٹھی تو اسے ہمیشہ قربانیوں کے طویل صبر آزما راستوں سے گزرنا پڑا ہمارے آقا مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے فدائی صحابہؓ نے اس میدان میں جو اسوۂ حسنہ چھوڑا ہے اسی نمونہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے اس دور میں پھر سے زندہ کر دیا ہے۔

قربانی کے میدان میں جان کی قربانی سب سے عظیم قربانی ہے۔ زندگی کی دولت ہر انسان کو صرف ایک بار ملتی ہے۔ اور یہ اس کی عزیز ترین متاع ہوتی ہے۔ اس کی قربانی گویا قربانیوں کی معراج ہے۔ جماعت احمدیہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میدان میں بھی اس نے صحابہ کرام کے اسوہ کو زندہ کر دیا ہے اور عملی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ یہ دور آخرین میں صحابہ کی مثیل جماعت ہے۔

جان کی قربانی کا ذکر آتے ہی ذہن میں سب سے پہلے حضرت میاں عبدالرحمن صاحب رضی اللہ عنہ کا نام آتا ہے۔ جن کو احمدیت قبول کرنے کی پاداش میں افغانستان میں شہید کر دیا گیا۔ مرحوم کے گلے میں کپڑا ڈال کر نہایت بے دردی سے گلا گھونٹا گیا اور آپ نے احمدیت کے شہید اول ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا۔ اس کے بعد حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غیر معمولی استقامت اور شان سے جام شہادت نوش کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دونوں بزرگ انسانوں کی شہادت کی تفاصیل اپنے دست مبارک سے تحریر فرمائیں اور فرمایا:

"اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا۔"

(روحانی خزائن مطبوعہ لندن ۱۹۸۴ء جلد ۲۰ تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۰)

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی علمی فضیلت اور تقویٰ کی وجہ سے کابل کے پیشوا تھے۔ ہزارہا لوگ آپ کے معتقد تھے اور علماء کابل میں آفتاب کی طرح تھے۔ جب آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو حق سمجھ کر قبول کیا اور افغانستان واپس گئے تو آپ کو اس جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔ چار ماہ قید بامشقت کی صعوبتیں برداشت کیں۔ جیل میں ایک من ۲۴ سیر وزنی زنجیر میں آپ کو باندھا گیا۔ پاؤں میں آٹھ سیر وزنی بیڑی ڈالی گئی۔ آپ لاکھوں کی جاگیر کے مالک اور ناز و نعم میں پلے ہوئے تھے۔ ان سب مصائب کو بڑی استقامت سے برداشت کیا۔ امیر نے آپ کو بار بار احمدیت چھوڑنے کی ترغیب دلائی۔ باعزت رہائی اور انعام و اکرام کا وعدہ کیا۔ لیکن کوئی لالچ اور کوئی بھی وعدہ اس کوہ استقامت کو ذرا بھی جنبش نہ دے سکا۔ ہر بار آپ کا جواب یہی ہوتا کہ: مجھ سے یہ امید نہ رکھو کہ میں ایمان کو دنیا پر مقدم رکھ لوں، اور کیوں کر ہو سکتا ہے کہ جس کو میں نے خوب شناخت کر لیا اور ہر ایک طرح سے تسلی کر لی، اپنی موت کے خوف سے اس کا انکار کر دوں۔ یہ انکار تو مجھ سے نہیں ہوگا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے حق کو پالیا۔ اس لئے چند روزہ زندگی کے لئے مجھ سے بے ایمانی نہیں ہوگی کہ میں اس ثابت شدہ حقیقت کو چھوڑ دوں۔ میں جان چھوڑنے کے لئے طیار ہوں اور فیصلہ کر چکا ہوں کہ حق میرے ساتھ جائے گا۔"

(روحانی خزائن مطبوعہ لندن ۱۹۸۴ء جلد ۲۰ تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۵۱)

اور بالآخر وہ دن آ گیا..... آج سے ٹھیک ایک سو سال قبل ۱۴ رجولائی ۱۹۰۳ء جب اس بزرگ اور فاضل مرد خدا پر کفر کا فتویٰ لگا دیا گیا۔ ناک میں چھید کر کے رسی ڈالی گئی اور اس حالت میں ایک جانور کی طرح کھینچ کر سر عام مقتل لایا گیا۔ کیا دردناک نظارہ تھا کہ ظالم اس معصوم انسان پر ہر طرف سے گالیاں اور لعنتیں برسا رہے تھے جبکہ آسمان سے فرشتے اس بزرگ انسان کی استقامت اور عظمت پر آفرین آفرین کہہ رہے تھے۔ وہ ایسا کوہ وقار تھا کہ کسی لالچ اور خوف کے آگے ذرہ بھی خم نہ ہوا۔ ظالموں نے اس معصوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا اور پھر ہر طرف سے پتھروں کی بارش ہونے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ مقدس انسان پتھروں کے ڈھیر میں دب کر نظروں سے غائب ہو گیا۔ شہید مرحوم نے شہادت کا جام پی کر ابدی زندگی حاصل کر لی۔ اپنی جان دے کر جرأت اور استقامت کی ایسی مثال قائم کی جس نے آنے والوں کو یہ نمونہ دیا کہ کس طرح ایمان اور حق و صداقت کی خاطر جانوں کے نذرانے دئے جاتے ہیں۔

شہادت کی جو شمع اس شہید مرحوم نے روشن کی وہ تاریخ احمدیت کے ہر دور کو منور کرتی رہی ہے۔ آج تک ۲۱۰ سے زائد ایسے پاکباز وجود ہیں جنہوں نے اس راہ پر چل کر شہادت کا جام نوش کیا۔ آسمان احمدیت کے ستارے یہ باہوش قسمت زندہ لوگ ہیں جنہوں نے احمدیت کی صداقت پر اپنے مقدس خون سے مہریں ثبت کیں اور حیات سرمدی کے وارث قرار پائے۔

شہادت کا مرتبہ پانے والوں کے ساتھ ساتھ اسیران راہ مولیٰ بھی اس مقدس راہ پر گامزن ہیں۔ ان قیدیوں کی استقامت بھی ایک کرامت ہے۔ ایک عظیم نشان ہے اور تابندہ ثبوت ہے احمدیت کی صداقت کا۔ ان

معصوموں کو نہایت بے دردی سے تختۂ مشق بنایا جاتا ہے۔ لیکن یہ خدا کے بندے ان بیڑیوں کو چومتے ہیں جو راہِ مولیٰ میں ان کو نصیب ہوئیں۔ راہِ مولیٰ میں صبر و استقامت دکھانے والے اور ظلم و ستم پر مسکرانے والے یہ فرزانے دنیا میں کہیں اور دکھائی نہیں دیتے سوائے احمدیت کے۔

تبلیغ اسلام کا جذبہ اور قربانیاں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی مولوی فتح دین صاحبؓ دھرم کوٹی روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور اکثر حاضر ہوا کرتا تھا اور کئی مرتبہ حضور کے پاس ہی رات کو بھی قیام کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آدھی رات کے قریب حضرت صاحب بہت بیقراری سے تڑپ رہے ہیں اور ایک کونہ سے دوسرے کونہ کی طرف تڑپتے ہوئے چلے جاتے ہیں جیسے کہ ماہیٔ بے آب تڑپتی ہے یا کوئی مریض شدت درد کی وجہ سے تڑپ رہا ہوتا ہے میں اس حالت کو دیکھ کر سخت ڈر گیا اور بہت فکر مند ہوا اور دل میں کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ اس وقت میں پریشانی میں مبہوت لیٹا رہا۔ یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ حالت جاتی رہی۔ صبح میں نے اس واقعہ کا حضور علیہ السلام سے ذکر کیا کہ رات کو میری آنکھوں نے اس قسم کا نظارہ دیکھا ہے۔ کیا حضور کو کوئی تکلیف تھی؟ یا دردِ گردہ وغیرہ کا دورہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ''میاں فتح دین کیا تم اس وقت جاگ رہے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہمیں اسلام کی مہم یاد آتی ہے اور جو جو مصیبتیں اس وقت اسلام پر آرہی ہیں ان کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بے چین ہو جاتی ہے اور یہ اسلام کا ہی درد ہے جو ہمیں اس طرح بیقرار کر دیتا ہے۔ (سیرۃ المہدی مطبوعہ قادیان ۱۹۳۹ء حصہ سوئم صفحہ ۲۹)

یہ کیفیت تھی اس مبارک وجود کی جس نے زندگی کا لمحہ لمحہ اس راہ میں قربان کر دیا۔ دن رات اسلام کی خدمت میں گزارنے کے باوجود بھی بیقراری میں گزرتی! آپ فرماتے ہیں:

''ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بگھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں۔''

(ملفوظات مطبوعہ لندن ۱۹۸۴ء جلد سوئم صفحہ ۲۹۱ تا ۲۹۲)

آپ کی ساری زندگی اس جذبہ کے عین مطابق گزری اور آپ نے خدمت اسلام کی ہر راہ پر قدم مارا۔ تبلیغ اسلام کا ہر وسیلہ اختیار کیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہی جذبہ اور تڑپ اپنی جماعت کے اندر بھی کچھ اس انداز سے پیدا کر دی کہ خدمت دین کی یہ تڑپ جماعت کی پہچان بن گئی ہے۔ مفکرِ احرار چودھری افضل حق صاحب جماعت احمدیہ کی اشاعت اسلام کے لئے تڑپ اور تبلیغی مساعی کے متعلق لکھتے ہیں:

''مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی۔ ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا..... اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل تقلید ہے بلکہ دنیا کے تمام اشاعتی جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔''

(فتنۂ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں از چودھری افضل حق مطبوعہ دوابہ یونیفیشن پریس۔ وطن ہند نگر لاہور صفحہ ۴۶)

یہ اشاعتی تڑپ جس کا غیروں کو بھی اعتراف ہے دراصل جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ جماعت احمدیہ جس وسعت، شوکت، مستقل مزاجی اور کامیابی کے ساتھ دعوۃ الی اللہ کی مہم کو ساری دنیا میں جاری کئے ہوئے ہے۔ اس کی مثال کسی اور جگہ نظر نہیں آتی۔ تبلیغ اسلام کا جذبہ اس جماعت کی سرشت میں داخل ہے اور ہر دل میں اس کی تڑپ اور لگن پائی جاتی ہے۔ یہ وہ عظیم دولت ایمان ہے جو احمدیت نے دنیا کو دی۔ خدمت دین اور تبلیغ اسلام کا یہ بے مثال جذبہ ہے جس کا نمونہ احمدیت نے دنیا کو عطا کیا ہے!

ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنا کوئی بازیچۂ اطفال نہیں۔ اس راہ میں جان مال عزت اور آرام ہر چیز کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی یہ خوش نصیبی ہے کہ اسکو خدا تعالیٰ نے ایسے مخلصین ہر دور میں عطا فرمائے جو اس مبارک راہ پر چلنے کا عزم لیکر بصد خلوص آگے آئے اور اپنی زندگیاں خلیفۂ وقت کے حضور پیش کر دیں۔ واقفین زندگی کا یہ وہ خوش قسمت گروہ ہے جس نے اپنی بے لوث قربانیوں اور دن رات کی محنت سے کفر کے ظلمت کدوں میں اسلام کی شمعیں فروزاں کیں۔ یہ اسلام کے جانبازوں نے چلچلاتی دھوپ میں بھوکے پیاسے پیدل چل کر گاؤں گاؤں خدائے واحد کا پیغام پہنچایا۔ افریقہ کے جنگلات میں درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کیا۔ دشمنوں کے ہاتھوں ماریں کھائیں۔ پتھروں اور خنجروں سے زخمی ہوئے اور طرح طرح کے مظالم کا نشان بنائے گئے لیکن تبلیغ علم ہر حالت میں سربلند رکھا۔ پابستہ جیلوں میں ڈال کر ان کے سامنے سور کا گوشت رکھا گیا۔ موت کو ٹالنے کے لئے روٹی کے چند ٹکڑے پانی میں بھگو کر انہی پر گزارہ کرتے رہے۔ ایسی ایسی زہرہ گداز داستانیں ہیں کہ بدن پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ یہ سب کچھ ہوا لیکن احمدیت کے یہ مجاہد سپوت ہر حالت میں اسلام کی منادی کرتے

رہے۔

یہ داستان عشق و وفا کہیں ختم نہیں ہو جاتیں ان میں کچھ ایسے بھی تھے جو شادی کے بعد جوان بیوی کو اکیلا چھوڑ کر دیار غیر چلے گئے۔ عرصہ کے بعد واپسی ہوئی تو جوان بیوی پر بڑھاپا چھا چکا تھا۔ کچھ وہ بھی تھے جو چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر گئے۔ سالہا سال کے بعد واپس آئے تو خود اپنے بچوں کو بھی پہچان نہ سکے۔ ہاں ان مجاہدین میں ایسے وفا شعار بھی تھے کہ اپنے بوڑھے ماں باپ کو چھوڑ کر تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے اور پھر دیار غیر میں ہی خبر سنی کہ والدین اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ کچھ ایسے جانباز مجاہد بھی تھے جو اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اعلائے کلمہ اسلام کے لئے رخصت ہوئے اور پھر کبھی وطن لوٹ کر نہ آ سکے۔ اسی جہاد کبیر میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ اور آج بھی وہی سرزمین ان کی آخری آرامگاہ بنی ہوئی ہے۔ جانثاری کی یہ داستانیں قربانی کے یہ سچے واقعات اور عشق و وفا کے یہ زندہ نمونے اس دور میں صرف احمدیت میں نظر آتے ہیں۔

جانثاری اور سرفروشی کی یہ داستانیں صرف اسی حد تک نہیں بلکہ ایسے مجاہدین بھی اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو عطا کئے ہیں جو ریٹائرمنٹ کے بعد بھی آخری دم تک جماعتی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ ایسے ڈاکٹر ہیں جو سالہا سال تک طبی میدان میں انسانیت کی خدمت کرتے ہیں۔ ایسے اساتذہ ہیں جو علم کی روشنی سے دنیا کو منور کرتے ہیں اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفین نو کی ایک عظیم فوج میدان عمل میں جانے کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ یہ وہ ننھے منے اسلام کے شیدائی ہیں جن کو ان کے والدین نے ان کی ولادت سے قبل وقف کیا اور خدمت دین کی غرض سے جماعت کے سپرد کر دیا۔ خلیفہ وقت نے ۱۹۸۷ء میں پانچ ہزار واقفین نو کی خواہش ظاہر فرمائی۔ احمدی والدین نے والہانہ طور پر اس تحریک پر لبیک کہا اور آج ان مجاہدین کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے 26321 تک پہنچ چکی ہے!

خدا کی راہ میں زندگیاں وقف کرنے کا یہ سلسلہ در سلسلہ نظام بھی ایک اور عطائے عظیم ہے جو احمدیت نے دنیا کو دی۔ کوئی بتائے کہ اس طرح اپنا سب کچھ دیکر جنت کے خریدار دنیا میں اور کہاں ہیں؟

قبولیت دعا کا عرفان اور تجربہ

قبولیت دعا اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک ثبوت بھی ہے اور مومنین کے ازدیاد ایمان کا ذریعہ بھی۔ احمدیت نے اہل دنیا کو یہ تو یہ خیال کہ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے جو بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے ان کا جواب دیتا ہے اور پھر قبولیت دعا کے شیریں ثمرات عطا کرتا ہے جس تحدی، جلال اور یقین کے ساتھ احمدیت نے اس بات کو دنیا کے سامنے پیش کیا وہ جس کثرت اور تواتر سے عالم احمدیت میں قبولیت دعا کے زندہ نشانات ظاہر ہوئے اور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کی مثال ساری دنیا میں کہیں اور نہیں ملتی۔ احمدیت ہی نے دنیا کو قبولیت دعا کا حقیقی عرفان عطا کیا اور اس کی تازہ بتازہ تجلیات کے نمونے اس کثرت سے دکھائے کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔ حق یہ ہے کہ آج دنیا میں کوئی احمدی خاندان ایسا نہیں ہوگا جس نے بالواسطہ یا بلا واسطہ قبولیت دعا کا مشاہدہ یا تجربہ نہ کیا ہو۔ دعا پر سچا یقین اور قبولیت دعا کا ذاتی تجربہ تو گویا ایک احمدی کی زندگی کا حصہ بن گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی اس کوچہ سے آشنا ہے۔ عالم احمدیت میں جس محبت اور شوق اور تواتر سے ہر گھر میں دعا اور اس کی قبولیت اور افادیت کا تذکرہ چلتا ہے باقی ساری دنیا میں بھی مجموعی طور پر اس کا ذکر نہیں ہوتا۔ مرد اور عورتیں ہی نہیں چھوٹے بچے بھی اس مزہ سے آشنا ہیں۔ الغرض دعا کی یہ کیفیت اس کا عرفان اور اس قدر تجربہ دنیا میں کسی اور جماعت کو اس رنگ میں نصیب نہیں۔

دعا کیا ہے اور اس کی تاثیرات اور برکات کیا ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف الفاظ میں سنئے۔ آپ فرماتے ہیں:

”وہ فنا کرنے والی چیز ہے اور گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخری کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔“

(روحانی خزائن مطبوعہ لندن ۱۹۸۴ء جلد ۲۰ لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۲۲)

پھر آپ فرماتے ہیں:

”دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔“

(روحانی خزائن مطبوعہ لندن ۱۹۸۴ء جلد ۶ برکات الدعا صفحہ ۱۱)

قبولیت دعا کی پاک تجلیات کا ظہور کس کس رنگ میں ہوا؟ یہ ایک ایسا بحر ذخار ہے جس کا احاطہ کبھی بھی نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی اس کا تذکرہ کبھی مکمل ہو سکتا ہے یہ ایک جاری اور ساری سلسلہ ہے جو ہر آن وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ قبولیت دعا کے واقعات سے اس طرح بھری پڑی ہے جس طرح آسمان تاروں سے بھرا پڑا ہوتا ہے۔ کس کس

بات کا ذکر کیا جائے؟ چند ایک مثالیں مختصراً عرض کرتا ہوں۔ جن سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کس طرح قبولیت دعا کے زندہ اور زندگی بخش اعجازی معجزات سے نوازا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں منشی عطا محمد صاحب پٹواری کا واقعہ بہت مشہور ہے۔ ان کی تین بیویاں تھیں۔ لیکن اولاد سے محروم تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مرزا صاحب کی دعا سے مجھے جس بیوی سے میں چاہوں اولاد مل جائے تو میں احمدی ہو جاؤں گا۔ مسیح پاک علیہ السلام نے دعا کی۔ اس کی برکت سے ان کو حسب خواہش اولاد ملی۔ اور ساتھ ہی احمدیت کی دولت بھی مل گئی۔

(بحوالہ سیرۃ المہدی مطبوعہ قادیان 1935ء حصہ اول صفحہ 229 تا 231)

کپورتھلہ میں احمدیہ مسجد پر غیروں نے قبضہ کر لیا اور جج اس بات پر تلا ہوا تھا کہ فیصلہ احمدیوں کے خلاف ہوگا۔ جماعت کے دوستوں کی گھبراہٹ دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں تسلی دیکر فرمایا کہ گھبراؤ نہیں اگر میں سچا ہوں تو یہ مسجد تمہیں مل کر رہے گی۔ آپ نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حالات میں مسجد احمدیوں کو دلا دی۔ جیسا کہ جج اچانک فوت ہو گیا۔ اور نئے جج نے فیصلہ احمدیوں کے حق میں کر دیا۔

(بحوالہ سیرۃ المہدی مطبوعہ قادیان 1935ء حصہ اول صفحہ ...)

مولانا رحمت علی صاحب کا واقعہ بہت مشہور ہے۔ ... انڈونیشیا میں ان کے لکڑی کے مکان کے قریب آگ لگ گئی اور خطرہ تھا کہ آگ ان کے مکان کو جلا کر خاکستر کر دے گی آپ مومنانہ استقامت سے وہاں ٹھہرے رہے اور دعا کرتے ہوئے لوگوں سے فرمایا کہ یہ آگ مجھے اور میرے مکان کو ہرگز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ کیونکہ اس مسیح کا ادنیٰ غلام ہوں جس کو خدا نے وعدہ دیا تھا کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے اچانک بادل امڈ آئے اور موسلا دھار بارش نے آگ کو ٹھنڈا کر دیا۔ دنیا نے دیکھا کہ واقعی وہ آگ مسیح الزمان کے غلام کی غلام بن گئی۔

(روح پرور یادیں مولوی محمد صدیق امرتسری صفحہ ... بحوالہ الفضل ... 1938ء)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ 1917ء میں انگلستان جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ جنگ عظیم کی وجہ سے سمندری سفر بہت خطرناک تھا۔ راستہ میں جہاز کے کپتان نے اعلان کیا کہ جہاز جرمن جہازوں کی زد میں ہے اور معلوم نہیں کب ان کے نشانہ سے ڈوب جائے۔ مسافر یہ بات سن کر سخت خوفزدہ ہوئے۔ مفتی صاحب نے بہت درد سے دعا کی۔ رات آپ نے خواب میں ایک فرشتہ کو یہ کہتے سنا صادق! یقین کرو۔ یہ جہاز سلامت پہنچے گا۔ آپ نے یہ خوشخبری اسی وقت مسافروں کو سنا دی۔ حالات بہت خطرناک تھے۔ ارد گرد کے جہاز تباہ ہوتے رہے اور ان کی لکڑیاں سمندر میں تیرتی دیکھی گئیں۔ لیکن مفتی صاحب والا جہاز بحفاظت منزل مقصود پر پہنچ گیا۔

(بحوالہ صادق کی باتیں حصہ اول مرتبہ ... صفحہ 21 تا 22)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ بھاگلپور میں ایک تبلیغی جلسہ کے لئے گئے۔ اچانک کالی گھٹا نمودار ہوئی اور بارش کے موٹے موٹے قطرے برسنے لگے۔ جلسہ میں خرابی کے پیش نظر آپ نے بڑی رقت سے دعا کی اور دیکھتے دیکھتے مطلع صاف ہو گیا۔ اور جلسہ کامیابی سے منعقد ہوا۔

(بحوالہ حیات قدسی مطبوعہ سن 1951ء ربوہ، حصہ سوم صفحہ 25، 26)

مولانا نذیر احمد صاحب مبشر غانا میں تھے کہ مخالفین نے یہ بات بنائی کہ اگر واقعی امام مہدی آ چکے ہیں تو پھر زلزلہ آنا چاہئے۔ اگرچہ یہ کوئی معیار صداقت نہ تھا نہ اس کی کوئی پیشگوئی تھی لیکن آپ نے عاجزانہ دعا میں یہ عرض کیا کہ اے قادر و توانا! تو اپنی قدرت کا نشان دکھا۔ قدرت حقہ کا کرشمہ دیکھئے! چند دن کے اندر اندر سارے غانا کی سرزمین شدید زلزلہ سے لرز گئی۔ اور یہ بات بہتوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنی۔

(بحوالہ روح پرور یادیں صفحہ ...)

جان بلب مریضوں کی شفایابی، مشکلات سے رہائی، نقصان سے حفاظت اور دعا کی برکت سے غیر معمولی تائید و نصرت کے واقعات اتنے ہیں کہ شمار سے باہر ہیں۔ ایسے ایسے واقعات کہ دیکھنے اور سننے والوں کے لئے یقین کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ زندہ خدا کی قدرتوں کے زندہ نشان ہیں جو احمدیت کی دنیا میں بارش کے قطروں کی طرح ہر جگہ نازل ہو رہے ہیں۔ قبولیت دعا کا یہ عرفان ہے جو احمدیت نے دنیا کو عطا کیا ہے۔ ان واقعات کے نتیجہ میں جو لذت اور ایمان افروز کیفیت احمدیوں کو نصیب ہوتی ہے وہ دوسروں کے نصیب میں کہاں؟

اختتامیہ

یہ وہ دولتیں ہیں جو احمدیت نے دنیا کو دیں۔ یہ وہ روحانی نعمتیں اور برکتیں ہیں جو احمدیت نے دنیا کو عطا کیں۔ شجر احمدیت وصل و بقا اور آب بقا کے یہ شیریں جام ہیں جو احمدیت نے چار سو بانٹے۔ اے احمدیت کے جانثارو! آج تم ان نعمتوں کے امین ہو۔ اس امانت کا خوب حق ادا کرو۔ بلکتی اور سسکتی ہوئی انسانیت کے لئے جام شفا آج تمہارے ہاتھوں میں تھمایا گیا ہے۔ دنیا اخلاقی موت کے دہانے پر کھڑی ہے۔ ابنائے دنیا کو آج اگر کوئی تباہی سے بچا سکتا ہے تو وہ غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کون ہو سکتا ہے۔ پس اے رحمۃ للعالمین کے وفا شعار غلامو! اٹھو اور ظلمت اور تاریکی کی راہوں میں بھٹکتی ہوئی انسانیت کے لئے اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر ڈالو۔

اپنی درد بھری دعاؤں سے اس کی تقدیر جگادو اور سارے انسانیت کے لئے رحمت کی موسلا دھار برسات بن جاؤ۔ لیکن یاد رکھو کہ دنیا کو دینے سے پہلے لازم ہے کہ تم خود ان برکتوں، نعمتوں اور فیوض سے اپنے سینوں کو منور کرلو۔ ان دولتوں سے اپنے دامن پوری طرح بھرلو۔ تا ان روحانی خزائن کو آگے پہنچانے حق ادا کرسکو۔ اب یہ بار امانت تمہارے کندھوں پر ہے۔ تم صاحب کوثر، محمد عربی صلی اللہ علیہ السلام کے غلام ہو۔ اس نسبت کی لاج رکھتے ہوئے ان خزانوں کو دنیا کے کناروں تک پہنچاتے چلے جاؤ۔ کہ یہ دولتیں، یہ نعمتیں۔ اور برکتیں کبھی ختم ہونے والی نہیں۔ یاد رکھو کہ انہی کی برکت سے دنیا کی تقدیر بدلے گی اور دنیا ایک دن ضرور محسن انسانیت، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آکر ہر دکھ سے نجات پائے گی۔ آج اس خدمت کی سعادت تمہارے حصہ میں آئی ہے۔ اس جانفشانی سے اس کا حق ادا کرو کہ ہمارا مولا خوش ہوکر ہمیں اپنے دامن رحمت میں چھپا لے۔ اللہ کرے کہ یہ سعادت اور خوش بختی ہم میں سے ہر ایک کا نصیب ٹھہرے۔

آمین یا ارحم الراحمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

NAVNEET JEWELLERS

01872-20489(S)
20233,20847(R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All Kinds of *rings* & "*Alaisallah*" rings olso sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

Ahmad Fruit Agency
Commission & Forwarding Agents
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

فللّٰه الحمد
ربّ السمٰوٰت وربّ الارض ربّ العٰلمين وله الكبرياء في السمٰوٰت والارض وهو العزيز الحكيم ﴿الجاثية ۳۷-۳۸﴾

We treat but Allah cures. ھو الشافی

Praise & Greatness-All For Allah Only.

طالب دعا

Fatema Rashid

Nursing Home & Hospital

Qadian.143516.Punjab

فاطمہ رشید ہسپتال قادیان

Ph: 01872-220002, 220404
Fax: 01872-221223

خلیج کی جنگ کے موقعہ پر امتِ مسلمہ کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی دلی تڑپ

آپ کے خطبات کی روشنی میں

[illegible]

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

"فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا ○ (سورۃ الکھف آیت ۸)

ترجمہ: پس کیا تو شدتِ غم کے باعث ان کے پیچھے اپنی جان کو ہلاک کر دیگا اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں۔

قرآن کریم زندہ خدا کی زندہ جاوید کتاب ہے جو ہمارے آقا فداہ نفسی پر 23 سال کے عرصہ میں نازل ہوئی جو بنی نوع انسان کیلئے ہدایت اور راہنمائی کیلئے ایک مکمل دستاویز ہے اور اسکی گہرائی اس آیت سے ثابت ہوتی ہے کہ

اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ ○ تُؤْتِیْٓ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّھَا (ابراھیم ۲۶،۲۵)

یعنی اسکی جڑیں مضبوط ہیں اور اسکی شاخیں آسمان کو چھوتی ہیں اور یہ پاک تعلیم ہر زمانے میں اپنے علوم و معارف تازہ بتازہ

لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ (الواقعۃ ۸۰)

کے تحت پاک لوگوں کو مہیا کرتا ہے اور اسی پاک تعلیم سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے عالمی سطح پر رونما ہونے والے تغیرات خلیج کی جنگ اور اسکے نتیجے میں پیدا ہونے والے پیچیدہ اور نازک مسائل جن کا عالم اسلام کو سامنا ہے کے متعلق ایک درویشانہ اپیل اور غریبانہ نصیحت کی اور فرمایا:

"اگر کوئی دل اسے سنے اور سمجھے اور قبول کرے تو اسکا اس میں فائدہ ہے کیونکہ یہ قرآنی تعلیم ہے جو میں پیش کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کی طرف سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی کرے اور ہمارے دل کو فرحت نصیب فرمائے اور ہماری تمام بے قراریاں اور کرب دور فرمائے آمین"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اگست 1990ء)

قارئین کرام! اب میں آپ کے ازدیادِ علم کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرمودہ خطابات کے چند اقتباسات پیش خدمت کرتا ہوں۔ سب سے پہلے ایک اقتباس پیش کرتا ہوں جس کے مطالعہ سے قارئین کو اس بات کا اندازہ ہوگا کہ خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دل میں امت مسلمہ کیلئے جو درد اور جو تڑپ تھی اس تڑپ کو حضور انورؒ نے اپنے تک محدود نہیں رکھا بلکہ اپنی جماعت کے ہر فرد کے دل میں اس تڑپ کو محسوس کرایا۔ حضور فرماتے ہیں:

"جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میری نصیحت یہ ہے کہ خواہ وہ آپ سے فائدہ اٹھائیں یا نہ اٹھائیں۔ خواہ وہ آپ کو اپنا بھائی شمار کریں یا نہ کریں۔ دعا کے ذریعہ آپ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرتے چلے جائیں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس تعلیم کو کبھی فراموش نہ کریں کہ

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار
کاخر کنند دعوئے حبِ پیمبرم

کہ اے میرے دل تو اس بات کا ہمیشہ دھیان رکھنا۔ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا کہ یہ تیرے دشمن یعنی مسلمانوں میں سے جو تیری دشمنی کر رہے ہیں آخر تیرے محبوب رسولؐ کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پس تو اس محبوب رسولؐ کی محبت کی خاطر ہمیشہ ان سے بھلائی کا سلوک کرتا چلا جا۔ خدا تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔"

قارئین کرام! یہ خطابات حضور انور نے 13 اگست 1990ء سے 8 مارچ 1991ء تک امت مسلمہ کی اصلاح اور ان کی راہنمائی کرنے کیلئے قرآن کریم اور سنت نبویؐ کی تعلیمات کی روشنی میں خلیج کی جنگ کے دوران درج ذیل نکات پر مبنی ارشاد فرمائے۔

۱۔ خلیج کی جنگ کے پس پردہ محرکات اور عوامل
۲۔ معروضی حالات کا بصیرت افروز تجزیہ
۳۔ مسائل کا حقیقی حل

محرکات جنگ اور اسکا نتیجہ

قارئین کرام! امریکہ کی فوجی کاروائی جو انہوں نے ایک ابھرتے ہوئے مسلمان ملک کے خلاف کی ہے جہاں اسکے بہت سارے محرکات ہیں وہاں اس امریکن کاروائی کا ایک محرک یہ بھی ہے جسکا ذکر امیر المومنین رحمہ اللہ تعالیٰ نے 22 فروری 1991ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"امریکہ کے متعلق میں نے ایک یہ بھی بیان کیا تھا کہ بہت سے

نفسیاتی عوامل ہیں جو امریکہ کو اپنی بعض پرانی ناکامیوں کے داغ مٹانے کیلئے ایران کو ذلیل و رسوا کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں میں نے ویتنام کا ذکر کیا تھا اور ویتنام کے متعلق اب میں خلاصۃً آپ کو بتاتا ہوں کہ وہاں امریکہ کی خودی کو کس طرح توڑا گیا اور کس طرح دنیا کی سب سے عظیم طاقت کے تکبر کو پارہ پارہ کیا گیا ہے۔ ویتنام کی جنگ کا آغاز 4 اگست 1964ء کو ہوا ہے۔ 1964ء کا جو سال ہے وہ ختم ہونے سے پہلے پہلے دو لاکھ امریکی سپاہی ویتنام کی سرزمین میں پہنچا دیئے گئے تھے اور 1967 میں یہ تعداد بڑھکر پانچ لاکھ چالیس ہزار بن چکی تھی۔ بمباری کا یہ عالم تھا کہ ساڑھے آٹھ سال تک دن رات ویتنام پر بمباری کی گئی ہے اور ویتنام پر کل بمباری پچیس لاکھ ٹن کی گئی ہے۔ ویتنام ایک غریب ملک ہے لیکن عظمت کردار دیکھیں کہ ساڑھے آٹھ سال تک سر بلند کرکے امریکہ سے ٹکر لی ہے۔

پس وہاں جو دنیا کی سب سے بڑی طاقت کا تکبر ٹوٹا ہے وہ اتنی ہولناک نفسیاتی شکست ہے کہ کسی طرح وہ اسکا بدلہ لینا چاہتے ہیں اور اپنی قوم کی خود اعتمادی کو بحال کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ٹوٹی ہوئی کمریں جڑا نہیں کرتیں۔

ویتنام کی جنگ میں امریکہ کے کردار کا کم سے کم ایک اچھا پہلو یہ تھا کہ لوگوں کے سامنے کشکول لیکر نہیں گیا۔ کہ ہمیں اس جنگ کے لئے پیسے دو۔ ایک سو بلین ساڑھے آٹھ سال تک ظلم برسانے کا خرچ امریکہ نے خود برداشت کیا ہے۔ 120 بلین بہت بڑی رقم ہے۔ لیکن موجودہ جنگ ساری کی ساری مانگے کے پیسوں سے لڑی جا رہی ہے۔ اب ایسی جنگ کی مثال اگر دنیا میں قائم کر دی جائے کہ تم کسی سے پیسے لیکر لڑو تو دنیا کے امن کی پھر کیا ضمانت باقی رہے گی۔ جسکا مطلب یہ ہیکہ غریب قوموں کا امن امیر قوموں کے ہاتھ میں تھما دیا جائیگا۔ دنیا کی امیر قومیں جب چاہیں کرائے کے ٹٹو لیکر کرائے کے سپاہی لیکر غریب قوموں پر مظالم ڈھاتی رہیں یہ پیغام ہے جو دنیا کو دیا جا رہا ہے اور مزید ایک اور ایسی حرص اس جنگ کے ساتھ شامل ہے کہ اسکے نتیجے جب رفتہ رفتہ ظاہر ہونگے تو آپ حیران ہونگے کہ کس طرح یورپ کی دوسری قوموں میں بھی ایسی تحریک پیدا ہوگی۔ کہ اگر جنگ کا یہی مطلب ہے تو کیوں نہ ہم بھی ہاتھ رنگ لیں عراق اور کویت پر اس جنگ میں جو تمام تباہی وارد کی گئی ہے۔ اسکے پیسے انہوں نے وصول کئے ہیں اور اس تباہی کے نتیجے میں نقصان پورا کرنے کے اس سے کئی گنا زیادہ پیسے ان سے وصول کرینگے۔ پس ہلاک کرنے کے بھی پیسے۔ اور دوبارہ زندہ کرنے کے بھی پیسے اور دوبارہ زندہ کرنے کے پیسے ہلاک کرنے کے پیسوں سے بہت زیادہ۔ کرائے کے قاتل کو کم دیا جاتا ہے لیکن سرجن کو زیادہ دیا جاتا ہے تو یہ دونوں کردار انہوں نے اپنی ذات میں اکٹھے کر لئے ہیں۔"

مغربی اقوام کے اخلاق کی حقیقت

حضور انورؒ نے مغربی اقوام کی اخلاقی قدروں کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ لوگ کسقدر اخلاقی لبادہ اوڑھ کر انسانیت پر مظالم ڈھاتے ہیں اور قتل و غارت کا بازار گرم کرتے ہیں جسکا مشاہدہ کرنے کے بعد ذرا سی انسانی ہمدردی رکھنے والے انسان کی عقل ورطۂ حیرت میں پڑ جاتی ہے حضور انورؒ اپنے 11 جنوری 1991ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

"یہی وہ قومیں ہیں جو جانوروں کے ساتھ ایسی محبت رکھتی ہیں کہ بار بار آپ انکے پریس میں یا انکے T.V پر ایسے مضامین اور پروگرام دیکھ سکتے ہیں کہ جسمیں یہ بتاتے ہیں کہ فلاں نسل غائب ہونے کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اسکو بچاؤ لیکن وسیع براعظم پر پھیلی ہوئی ریڈ انڈین قوموں کو خود انہوں نے اسطرح ہلاک کیا ہے اور اس طرح ملیا میٹ کیا ہے کہ ان میں بہت سی ایسی ہیں جنکا نام و نشان مٹ چکا ہے اور بہت تھوڑی تعداد میں وہ قومیں باقی رہ گئی ہیں۔ جن کا ذکر ان کی تاریخ میں اور ان کے لٹریچر میں ملتا ہے اب وہ صرف ان کی فلموں میں دکھائی دیں گی یا ان کے لٹریچر میں۔ ورنہ اکثر وہ قبائل صفحۂ ہستی سے بالکل نابود ہو چکے ہیں اور جس رنگ میں مظالم کئے گئے ہیں وہ تو ایک بڑی بھاری داستان ہے پھر افریقہ پر قبضہ کرکے یا افریقہ پر حملہ کرکے یورپین قوموں نے جس طرح مظالم کئے ہیں۔ جس طرح ان کو غلام بنا کر لکھوکھا کی تعداد میں بیچا گیا اور ان سے زبردستی مزدوریاں لی گئیں اور امریکہ میں سب سے زیادہ ان قیدیوں کی مانگ تھی۔ جنکو غلام بنا کر پھر امریکہ میں فروخت کیا گیا۔ اور آج امریکہ کی آبادی بتا رہی ہے کہ وہاں کثرت کے ساتھ یہ سیاہ فام امریکن اسی تاریخ کی یاد زندہ کرنے والے ہیں۔"

مزید فرماتے ہیں:

"جس قوم کی یہ تاریخ ہو آج وہ اعلان کر رہی ہے کہ انسانیت اور اعلیٰ

اخلاق کے نام پر ہم مجبور ہو گئے ہیں کہ کویت کی سرزمین کو بحال کرنے کیلئے ان کمزوروں کی مدد کریں ظلم وستم ہو رہا ہے۔ اسکے خلاف ہم علم بلند کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ کیونکہ ہماری اعلیٰ اخلاقی قدریں ہم سے یہ تقاضا کر رہی ہیں۔ اگر ہم نے یہ نہ کیا تو دنیا سے انسانیت مٹ جائیگی اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو دنیا سے ہر غریب اور کمزور ملک کا امن وامان اٹھ جائیگا۔ اسکی حفاظت کی کوئی ضمانت باقی نہیں رہے گی۔ اگر یہ واقعتاً درست ہے اور اگرچہ بہت دیر میں خیال ہے تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بہت اچھا اب اس نیک خیال کے نتیجے میں امریکہ خالی کر دو اور جو بیچارے چند بچے کچے Red Indians رہ گئے ہیں ان کے سپرد ان کی دولت کر کے واپس اپنے اپنے پرانے آبائی ملک کی طرف لوٹ جاؤ۔ لیکن جب آپ یہ کہیں گے تو کہیں گے تم پاگل ہو گئے ہو۔ کیسی باتیں کرتے ہوں۔ ان دونوں کے درمیان Link نہیں ہے۔ وہ اور بات تھی یہ اور بات ہے اب اگر دو ایک جیسی باتوں کو اور بات اور بات کہکر رد کر دیا جائے تو اسکا کیا جواب ہے۔

قارئین کرام! مغربی اقوام کے تعلق سے ان کے اخلاق کا نمونہ آپ نے ملاحظہ تو کر لیا ہے اب آپکے ازدیاد علم کیلئے مغربی اقوام کے انصاف کے تعلق سے جسکے وہ دعوے کر رہے ہیں چند ایک اقتباس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خطابات سے پیش خدمت ہیں۔ حضور انور فرماتے ہیں۔

"غیر قومیں انصاف کے نام پر بڑے بڑے دعوے کر رہی ہیں گویا وہی ہیں جو دنیا میں انصاف کو قائم رکھنے پر مامور کی گئی ہیں اور ان کے بغیر اور ان کی طاقت کے بغیر انصاف دنیا سے مٹ جائیگا اور مسلمان ریاستیں اسلام کے نام پر بڑے بڑے دعاوی کر رہی ہیں مگر جب تفصیل سے دیکھیں تو انصاف کا جو قرآن کریم پیش کرتا ہے ایک طرف بھی فقدان ہے اور دوسری طرف بھی فقدان ہے۔"

"عراق بھی جو اسلامی انصاف کے تقاضے ہیں ان پر پورا نہیں اتر رہا ہے۔ اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ خواہ لڑائی ہو اور خواہ جس قوم سے تمہاری لڑائی ہو رہی ہے اس قوم سے تعلق رکھنے والے لڑائی کے دوران تمہارے ملک میں آباد ہوں تم ان کو کسی قسم کا Hostage بناؤ کسی قسم کی سودے بازی کیلئے ان کو استعمال کر دیا ان پر کوئی ایسا ظلم کرو۔ جو تقویٰ کے خلاف ہے یعنی ظلم فی ذاتہ تقویٰ کے خلاف ہے مراد یہ ہیکہ ان کے ساتھ ہر قسم کی زیادتی سے اسلام منع کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 17 اگست 1990ء)

مغربی اقوام کا دجل

مغربی اقوام دنیا والوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ہمدردی اور انصاف کے نام پر ظالمانہ اور جارحانہ کاروائیاں کرتے ہوئے انسانیت کا خون بہاتے ہیں اور بداخلاقی کا الزام عراق پر لگاتے ہیں۔ اور اس طریق پر اپنے موقف کو پیش کرتے ہیں کہ ان میں کچھ معقولیت نظر آنے لگی ہے اس تعلق سے امیر المومنینؒ فرماتے ہیں۔

"عراق پر بداخلاقی کا الزام ہے جو ہم مانتے ہیں کہ اسلامی نقطۂ نظر سے بداخلاقی ہے۔ لیکن دوسری طرف اس دوسرے سانس میں خود ایک ایسی خوفناک بداخلاقی کے مرتکب ہوتے ہیں جو بظاہر ڈپلومیسی کی زبان میں لپٹی ہوئی اور اتنی نمایاں طور پر خوفناک دکھائی نہیں دیتی مگر امر واقعہ یہ ہیکہ بغداد کی حکومت نے جو چار ہزار انگریز اور دو ہزار امریکن یا اسکے لگ بھگ جتنے بھی ہیں ان لوگوں کو پکڑ کر اپنے پاس Hostage کے طور پر رکھا ہوا ہے اگر ان کو بالآخر خدانخواستہ ظالمانہ طور پر وہ ہلاک بھی کر دیں تو بھی یہ ظلم جو انگریز اور امریکہ مل کر عراق پر کر رہے ہیں یہ اس سے بہت زیادہ بھیانک جرم ہے۔"

"مغربی دنیا چونکہ ڈپلومیسی جسکو اسلامی اصطلاح میں دجل کہا جاتا ہے دجل میں ایک درجہ کمال تک پہنچی ہوئی ہے۔ آج تک بنی نوع انسان میں کبھی دجل کو اس بلندی تک نہیں پہنچایا گیا جس بلندی تک آج کے مغربی دنیا ڈپلومیسی اور سیاست کے نام پر دجل کے نام پر اپنے عروج تک پہنچا چکی ہے اس لئے ان کے جرائم ہمیشہ پردوں میں لپٹے رہتے ہیں۔ ان کی زبان میں سیاست ہوتی ہے۔ اور پروپیگنڈے کے زور سے اپنی باتیں اس طرح پیش کرتے ہیں کہ ان میں کچھ معقولیت دکھائی دینے لگتی ہے۔"

عراق پر امریکہ اور اتحادیوں کی جارحانہ کاروائی

عراق پر امریکہ اور اتحادیوں نے جو ظالمانہ اور جارحانہ کاروائیاں کیں اور عراق کو جو مٹانے کی کوششیں کی گئیں اس کے تعلق سے حضور انورؒ کے ایک خطبے کا اقتباس پیش ہے اور اس اقتباس میں ایک پیشگوئی پنہاں ہے کیونکہ جیسا حضور انورؒ نے فرمایا ہے بعینہٖ عراق کی موجودہ جنگ کا نتیجہ نکلا اور مسلمانوں کا ایک ابھرتا ہوا طاقتور ملک امریکہ کے ظلم کا شکار ہوا۔ حضور انورؒ نے فرمایا ہے:

"عراق کے ساتھ ایسا خوفناک انتقام لیا جائیگا کہ اسے پرزہ پرزہ کر

دیا جائیگا اور جب تک ان کے انتقام کی آگ ٹھنڈی نہیں ہوگی جب تک یہ ابھرتا ہوا مسلمان ملک جو اس علاقے میں ایک غیر معمولی طاقت بن رہا ہے اسے ہمیشہ کیلئے نیست و نابود نہ کر دیا جائے یہ ارادے پہلے اسرائیل میں پیدا ہوئے۔ اور میں اسرائیل کے جو بیانات پڑھتا رہتا ہوں ان سے مجھے یقین ہے کہ بہت دیر سے اسرائیل جو یہ پروپیگنڈا کر رہا تھا کہ اسرائیل کو عراق سے خطرہ ہے یہ ساری باتیں اسکا مشاافسانہ ہیں کہ کسطرح عراق کو آمادہ کیا گیا کہ وہ کویت پر قبضہ کرے اور پھر یہ سارا سلسلہ جاری ہو۔ یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ لیکن ایسے واقعات اتفاقی نہیں ہوا کرتے اور ان کے پیچھے محرکات ہوتے ہیں کچھ زیرزمین سازشیں کام کر رہی ہوتی ہیں کہیں CIA کے ایجنٹ ہیں کہیں دوسرے ایسے غدار ملک کے اندر موجود ہیں جو غیر ملکی بڑی طاقتوں کی خواہشات کو عملی جامہ پہنانے میں نہایت حکمت کے ساتھ دبی ہوئی خفیہ کارروائیاں کرتے ہیں اور ان کارروائیوں کا ذکر قرآن کریم کے سورۃ الناس میں موجود ہے کہ خناس وہ طاقتیں ہیں جو ایک شرارت کا بیج بو کر پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ اور کچھ پتہ نہیں لگتا کسی کو کہ کہاں سے بات شروع ہوئی۔ کیوں ہوئی۔ کوئی بڑی حماقت سرزد ہوئی ہے تو کون ذمہ دار ہے لیکن درحقیقت ان کے پیچھے بعض بڑی بڑی قومیں ہوا کرتی ہیں۔" (17 اگست 1990ء)

قارئین کرام! دنیا کے ہر فتنہ کے پیچھے اسرائیل کا ہاتھ ہوتا ہے اور موجودہ جنگ 1991ء کی ہو یا 2003ء کی جنگ ہو یہ دونوں جنگیں نہ صرف عراق کو نیست و نابود کرنے کیلئے لڑی گئی ہیں بلکہ ہر دو جنگیں مشرق وسطی میں زبردستی سے قائم کئے گئے اسرائیل کے مفاد کو مدنظر رکھ کر لڑی گئیں ہیں۔ اور اسرائیل مشرق وسطی کے مضبوط جسم میں ایک ناسور اور ایک کینسر کی بیماری بنا ہوا ہے۔ لہٰذا جب تک مسلمان ممالک اس بیماری کی تشخیص نہ کریں تب تک کوئی بھی اسلامی ملک محفوظ نہیں ہے خواہ وہ امریکہ کی کتنی ہی خوشامد کیوں نہ کریں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"وہ بیماری کیا ہے؟ وہ اسرائیل کا قیام اور اسکے بعد مغرب کا مسلسل اسرائیل سے ترجیحی سلوک ہے۔ جب بھی کسی دوراہے پر اسرائیل کے مفاد کو اختیار کرنے یا مسلمان عرب دنیا کے مفاد کو اختیار کرنے کا سوال اٹھا تو بلا استثناء ہمیشہ مغرب نے اسرائیل کو فوقیت دینے کی راہ اختیار کی اور مسلمان دنیا کے مفادات کو ٹھکرا دیا۔ پس اس بیماری کا خلاصہ ایک عرب شاعر نے ایک سادہ سے شعر میں یوں بیان کیا ہے کہ

"من کان یلبس کلبه شیی و یقنع لی جلدی
فالکب خیر عنده منی و خیر منه عندی

کہ وہ شخص جو اپنے کتے کو پوشاکیں پہناتا ہے اور میرے لئے میری جلد ہی کو کافی سمجھتا ہے۔ بلاشبہ اسکے لئے کتا مجھ سے بہتر ہے اور میرے لئے کتا اس سے بہتر ہے۔ بعینہ یہی مرض کی آخری تشخیص ہے۔ عرب دنیا کے دل میں یہ بات ڈوب چکی ہے۔ اور ان کا یہ تجزیہ حقائق پر مبنی ہے کہ مغرب اپنے کتوں کو تو پشاک پہنائے گا۔ لیکن ہمیں ننگا رکھیگا اور یہ صورت حال اسرائیل اور عرب موازنے میں پوری طرح صادق آتی ہے۔

(خطبہ فرمودہ 24 اگست 1990ء)

مذکورہ بالا اقتباس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسرائیل کو تمام دنیا پر مغربی اقوام فوقیت اور اہمیت دیتے ہیں اور یہی وجہ ہے جب اسرائیل کوئی کارروائی کرتا ہے خواہ کیسی ہی ظالمانہ کروائی کیوں نہ ہو ان کو کسی کے خلاف بھی کارروائی کی اجازت ہے لیکن ان کے خلاف کارروائی کی تو اسے Islamic Terrorism کا نام دیا جاتا ہے اسکے تعلق سے امیر المومنین کا ایک اقتباس قارئین کی نظر ہے حضور فرماتے ہیں:

"تاریخی پس منظر میں گویا ایک حق یہود کا یہ بھی تسلیم کر لیا گیا کہ یہود کو اجازت ہے کہ وہ Terrorist کارروائیاں کریں اور اسکا نام ہم یہودی Terrorism نہیں رکھیں گے لیکن مسلمان حکومتوں کو اپنے سیاسی مفادات کی خاطر کسی قسم کی Terrorist کارروائی کی اجازت نہیں۔ اگر کرینگے تو ہم صرف ان ہی کو نہیں بلکہ اسلام کو بدنام کرینگے اور کہیں گے یہ Islamic Terrorism ہے اور جو حقوق ان کے تسلیم کئے ہوئے نظر آتے ہیں وہ میں آپ کو پوائنٹس کے طور پر بتاتا ہوں۔

۱۔ سیکورٹی کونسل کی قراردادوں کو رد کرنے کا حق ہے یہود کو اور یونائیٹڈ نیشنز کے تمام فیصلوں کو تحقیر کی نظر سے دیکھنے اور اس طرح رد کرنے کا حق ہے جس طرح ایک پرزے کو پھاڑ کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جاتا ہے اور کسی ملک کا حق نہیں ہے کہ یہود کی مذمت کرے۔

۲۔ یہود کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنی بقاء کے نام پر دوسرے ملکوں کے جغرافیے تبدیل کرے۔

۳۔ یہود کو حق ہے کہ وہ ایٹم بم بنائے اور ایٹم بموں کا ذخیرہ جمع کرے Mass Destruction کے ہتھیار مثلاً کیمیکل وارفیئر کے اور بیالوجیکل وارفیئر کے کیمیادی ہلاکتوں کے اور جراثیم کی ہلاکتوں کے ہتھیار تیار کرے اور کسی کو حق نہیں کہ اسرائیل کو تنقید کا نشانہ بنائے۔ لیکن کسی مسلمان کو یہ حق حاصل نہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 1991ء)

خلیج کی جنگ کا اصل ذمہ دار کون

اس کے تعلق سے حضورؒ نے فرمایا:

"اوّل ذمہ داری اس جنگ کی امریکہ پر عائد ہوتی ہے اگرچہ صدام کو استعمال کیا گیا ہے اور صدام کی جہاں تک ذمہ داری ہے اس میں بعض ایسے وجوہات ہیں جن کے پیش نظر ہم اسے کسی حد تک مجبور بھی قرار دے سکتے ہیں۔ اتحادیوں کی ذمہ داری ظاہر ہے اور ظلم کی بات یہ ہیکہ اتحادیوں نے اپنے مقاصد کی خاطر یہ کام کیا ہے اور تمام اتحادیوں کے کچھ ذاتی مقاصد اور منفعتیں تھیں جو انکے ساتھ وابستہ تھیں۔

اسرائیل کی ذمہ داری یہ ہیکہ سارا منصوبہ اسرائیل کا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے اشارہ کر چکا ہوں۔ اسرائیل کی اس سے بڑی چال دنیا میں ہو ہی نہیں سکتی تھی کہ ایک بڑھتی ہوئی مسلمان طاقت کو جو اسکے لئے حقیقی خطرہ بن سکتی تھی لڑائی کے دوران اس طرح برباد کرا دے کہ روپیہ یا مسلمان حکومتوں کا استعمال ہو یا بعض اور اتحادیوں کا اور سپاہی امریکنوں اور انگریزوں کے اور عربوں کے استعمال ہوں اور مقصد اسرائیل کا حاصل ہو اور ضمناً اسکو کچھ اور علاقوں پر قبضہ کرنے کیلئے بہانہ بھی مل جائے۔ اور بلین ڈالر منافع کے بھی ہاتھ آجائیں اور یہ حق بھی رہے کہ جب چاہوں میں مرے مٹے (اگر خدانخواستہ عراق کا یہ حال ہو جائے یہ کلمات 1991ء میں ارشاد فرمائے گئے جبکہ حقیقت میں 2003ء میں حضور کے کلمات بعینہٖ پورے ہو گئے) عراق پر اپنی مزید انتقامی کاروائی پوری کروں تو سب سے بڑا جرم کا فائدہ اسرائیل کو پہنچا ہے اور سب سے زیادہ اسکیں وہ ذمہ دار قرار پاتا ہے۔"

"United Nations بھی ذمہ دار ہے کیونکہ ووٹ خریدنے میں انہوں نے کھلی کھلی ہارس ٹریڈنگ کی ہے اس لئے United Nations کا اگر اپنا ارادہ بن چکا ہے جس سے دولتمند قومیں اپنی دولت کے برتے پر خرید سکیں تو نہ صرف یہ ایک بہت بڑا بھیانک جرم ہے بلکہ ایک خودکشی ہے اور اس ادارے کا اعتماد ہمیشہ کیلئے اٹھ جاتا ہے۔"

United Nations کے تعلق سے حضورؒ فرماتے ہیں:

اس United Nations کا فائدہ کیا ہے؟ میں تو یہ سوچتا ہوں اور عرب اور مسلمان ممالک اگر وہ ہوش مند ہیں اور باقی دنیا کو بھی یہ سوچنا چاہئے کہ United Nations کا فائدہ کیا ہے جو عملاً ان بڑی قوموں کے مفاد میں فیصلے کرتی ہے۔ جو بڑی قومیں United Nations پر قابض ہو چکی ہیں اور United Nations کا دستور جنکو یہ طاقت دیتا ہے کہ جب چاہیں کسی کے خلاف ظلم کریں اور ساری دنیا کی قوموں کو یہ طاقت نہ ہو کہ اس ظلم کے خلاف آواز بلند کر سکیں اگر وہ آواز بلند کرنے کی کوشش کریں تو اس کو ویٹو کر دیا جائے اور اپنے کسی چیلے سے جس طرح چاہیں کسی پر ظلم کرا لیں۔ کوئی دنیا کی طاقت نہ ہو کہ وہ اس کے خلاف آواز بلند کرے اور کلیتہً دنیا کی تقدیر ان کے ہاتھ ہو۔ United Nations کی یہ کیفیت ہے کہ جب عربوں کے خلاف یا مسلمانوں کے خلاف فیصلے کرنے ہوں تو انتہائی ظالمانہ فیصلے کئے جائیں اور جب ان کے حق کی بات ہو تو سوائے چند آوازیں نکالنے کے اور کوئی بھی حیثیت نہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 فروری 1991ء)

معزز قارئین! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں اور اگر جسم کا کوئی حصہ تکلیف میں مبتلا ہے تو سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے لیکن عراق کی جنگ کے دوران عراقی عوام کا جو اتحادیوں نے قتل عام کیا ہے اس پر بجائے دکھ کے اظہار کرنے کے بعض امیر ممالک عراقیوں کے تباہی پر خوش ہو رہے تھے جو کہ ایک مسلمان تو کیا ایک ادنی سے ادنی انسان کو بھی زیب نہیں دیتا اس کے تعلق سے امیر المومنین کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے۔

حضورؒ نے فرمایا:

"دنیا میں کوئی بھی انسانیت اور اسلام کا سچا ہمدرد ان اقدامات پر خوش نہیں ہو سکتا کیوں کہ اگر صدر صدام کے غلط فیصلوں کے نتیجہ میں اہل عراق کو سزائیں دیں گئیں تو اس پر خوش ہونا مسلمان تو کیا ایک معمولی ادنیٰ انسان کو بھی زیب نہیں دیتا لیکن ساتھ ہی ساتھ جب آپ T.V پر وہ تصویریں دیکھتے ہیں جن میں بے کار بیٹھے ہوئے امیر بھری ہوئی تجوریوں کے مالک کویتی اور سعودی کانوں کے ساتھ ریڈیو لگائے بیٹھے ہوئے عراق کی تباہی کی خبروں پر قہقہے لگاتے ہیں

اور ایسے مزے اڑا رہیں ہیں کہ آدمی حیران ہو جاتا ہے ان کے حالات جب جنگ کے بعد سامنے آئیں گے تو مدتوں تاریخ ان کے ذکر پر روئے گی۔

ان باتوں کو دیکھ کر قہقہے لگانا اور ہنسنا اور جہالت کے ساتھ ایسی طرز اختیار کرنا جو کسی شریف انسان کو زیب نہیں دیتی ایسی گھٹیا حرکتیں پر ایسے گھٹیا انداز میں تو پہلی دفعہ دیکھا ہے۔ میں تو حیران رہ گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اتنی دولتوں کا مالک بنایا گیا ہے اور ان کا وقار ہے، اور یہ ان کی عقل اور سمجھ بوجھ ہے کسی کو یہ خیال نہیں آیا کہ استغفار کریں، کسی کو یہ خیال نہیں آیا کہ توبہ کریں۔ خدا تعالیٰ کے دربار میں حاظر ہوں۔ خدا تعالیٰ کی چوکھٹ پر سجدے کریں اور اس سے دعا مانگیں کہ اے خدا ہم کس مصیبت میں پھنس گئے ہیں۔ کہ مجبور ہو گئے ہیں کہ اپنے بھائیوں کو نیست و نابود کر دیں اور اس کے نتیجہ میں صدقات کریں یہ کرنے کی بجائے یہ صرف اس انتظار میں بیٹھے ہیں کہ کب کلیتہً عراق کی طاقت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹا دی جائے اور پھر مغربی طاقتیں دوبارہ آ کر ان کے ملک کو از سر نو تعمیر کریں پھر آباد کریں جب کہ عملاً عراق صفحۂ ہستی سے مٹ چکا ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جنوری 1991ء)

مغربی اقوام کی غریب اقوام کی طرف سے عدم توجہی

معزز قارئین! انسانی ہمدردی کا دعویٰ کرنے والے اور اخلاقی قدروں کو قائم کرنے والی مغربی اقوام جو دولت کے پہاڑوں پر بیٹھ کے دنیا کے موت کے سوداگر بن بیٹھے ہیں اور موت خریدتے اور بیچتے ہیں لیکن اپنی دولتوں کو کسی کی زندگی کیلئے خرچ نہیں کرتیں صرف اپنی دولتوں کو غریب ملکوں پر موت برسانے میں خرچ کرتے ہیں اسی کے تعلق سے حضور فرماتے ہیں:

"میں نے جب عالم اسلام کی موجودہ حالت پر غور کیا تو میری توجہ افریقہ کے ان بھوکوں کی طرف مبذول ہوئی جو وسیع علاقوں میں جو کئی ملکوں پر پھیلے پڑے ہیں ایسے سینیا میں بھی، صومالیہ میں بھی سوڈان میں بھی چاڈ میں بھی، بہت سے ممالک میں کثرت کے ساتھ انسانیت بھوک سے مر رہی ہے۔ اور انسان کو بحیثیت انسان ان کی کوئی فکر نہیں ہے۔ الغرض آج پچیس ملین افریقن بھوک کے نتیجے میں مرنے کیلئے تیار بیٹھا ہے۔ اور یہ یونایٹڈ نیشنز کا تخمینہ ہے اگر ایک افریقن کو خوراک مہیا کرنے پر روزانہ دو ڈالر خرچ آئیں تو 25 ملین افریقن کو ایک سال کیلئے بھوک سے بچانے کیلئے صرف تقریباً ڈیڑھ بلین چاہیے تو آپ اندازہ کریں کہ وہ لوگ جو 25 ملین انسانوں پر رحم نہیں کھاتے۔ جو عراق کے سولہ ملین انسانوں پر دولت کے پہاڑ خرچ کر کے موت برسا رہے ہیں۔ ان کو ہمدردی ہے تو دو مرغابیوں سے ہے اور شور مچایا ہوا ہے کہ یہ چند مرغابیاں مر جائیں گی۔ محض جھوٹ، محض فساد انسانی ہمدردی کا کوئی شائبہ بھی ان کے اندر ہوتا تو پہلے انسانی جانوں کی قدر کرتے۔ دنیا میں بھوک سے مرنے والے غریب افریقیوں کی اور دیگر قوموں کی فکر کرتے اس سے آپ کو پتہ لگے گا کہ ایک بلین ہوتا کیا ہے۔ پچیس ملین کا مطلب ہے اڑھائی کروڑ، اڑھائی کروڑ انسان پورا ایک سال عزت کے ساتھ روٹی کھا سکتے ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ بلین میں اور یہ ایک بلین روزانہ جو یہ موت برسانے پر خرچ کر رہے ہیں۔ اور ایک بلین 9 مہینے زندگی بخشنے کیلئے خرچ نہیں کر سکتے اور وہ بھی 25 ملین آدمیوں کی زندگی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 فروری 1991ء)

﴿جاری﴾

قادیان میں

جلسہ یومِ مصلح موعود کا کامیاب انعقاد

۲۱ر فروری بروز ہفتہ مسجد اقصیٰ قادیان میں ۲۰ر فروری یومِ مصلح موعود کی مناسبت سے ایک عظیم الشان جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔

محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دارالقضاء کی صدارت میں منعقدہ اس جلسہ میں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب لون استاد جامعہ احمدیہ قادیان نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم نصیر احمد صاحب قمر ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل لندن نزیل قادیان نے یومِ مصلح موعود کی اہمیت پر کی۔ دوسری تقریر محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیٹر ہفت روزہ بدر کی تھی۔ موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفر ہوشیار پور کے حالات و کوائف بیان کئے۔ بعد ازاں محترم مولانا نسیم باجوہ صاحب مبلغ لندن نزیل قادیان نے اپنے سفر حج کے روئیداد بیان کیے۔ اس کے بعد محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کارنامے کے عنوان سے تقریر کی۔ آخر میں محترم صدر اجلاس مختصر خطاب کے بعد سیدنا حضرت المصلح الموعود کے الفاظ میں دعا کروائی۔

(ادارہ)

شیٰطین الانس و الجن

محترم منیر احمد صاحب بانی ۔ کلکتہ

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا سلسلہ ابتدائے آفرینش سے جاری ہے۔ اس تعلق سے اپنی سنّت، اپنے کلام پاک میں اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ بیان فرمائی ہے۔ مثلاً آٹھویں پارہ کے آغاز میں یہ آیت ہے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِينَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ
بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے جن وانس کے شیطانوں کو دشمن بنادیا انمیں سے بعض بعض کی طرف ملمع کی ہوئی باتیں دھوکہ دیتے ہوئے وحی کرتے ہیں۔ اسی حقیقت کو حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ اسطرح بیان کرتے ہیں:

"روحانی مصلحوں کا رستہ پھولوں کی سیج میں سے نہیں گزرتا۔ بلکہ انہیں فلک بوس پہاڑیوں اور بے آب وگیاہ بیابانوں اور مہیب سمندروں میں سے ہوکر اپنی منزل مقصود تک پہنچنا پڑتا ہے۔"

(سلسلہ احمدیہ)

چنانچہ تاریخ انبیاء اس امر پر شاہد ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فرستادہ کے دعوٰی کے ساتھ ہی اک طوفان برپا ہو جاتا ہے۔ اوّلیں مخالف اس زمانہ کا ملاں ہوتا ہے۔ کیونکہ اسے اپنی دکانداری ختم ہوتی نظر آتی ہے۔ جاہل عوام۔ ملا کے پیروکار ہوتے ہیں۔ اور محبوب خدا کی اندھی مخالفت میں ہر ممکن حربہ بروئے کار لایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کے عہدوں میں جماعت کی تاریخ ان واقعات سے بھری پڑی ہے۔ زیادہ تفصیل کی گنجائش نہیں۔ اس مضمون میں صرف ایک حربہ کا ذکر کرتا ہوں۔ وہ ہے جماعت کے تبلیغی جلسوں کو منتشر کرنا۔ تا عوام تک پیغام حق نہ پہنچ پائے۔ جلسہ کو منتشر اور خراب کرنے کی منصوبہ بندی پہلے سے کرلی جاتی ہے۔ فساد برپا کرنے کے لئے موقعہ پر کوئی "وجہ" تلاش کرنا یہ مشکل امر نہیں۔ جیسا کہ ۱۹۴۴ء میں دہلی میں جلسہ المصلح الموعودؓ میں حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحبؓ (بعد ازاں خلیفۃ المسیح الثالثؒ) کی تلاوت قرآن کریم پر وہ فساد عظیم برپا کیا گیا کہ الامان والحفیظ۔ اگر اس قسم کے "بوگس" وجوہات کی فہرست سلسلہ عالیہ کے اخبارات ورسائل سے مرتب کی جائے تو وہ اچھی خاصی طویل ہوگی۔

اس تمہید کے بعد اس تبلیغی جلسہ کو منتشر کرنے کی تاریخ پیش خدمت ہے جس کے انتشار کے لئے ایسی "نادر" وجہ تلاش کی گئی جو پہلے نہ کبھی پڑھنے یا سننے میں نہ آئی تھی۔

۱۹۶۸ء میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کلکتہ تشریف لائے۔ تو جماعت کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا کہ امسال تبلیغی سالانہ جلسہ کا انعقاد ڈائمنڈ ہاربر میں کیا جائے۔ یہ دریا کے سائڈ کی بستی کلکتہ سے ۳۰-۳۵ میل کے مسافت پر ہے۔ نام بہت خوبصورت ہے۔ لیکن دیکھنے پر یہ تصوّر پاش پاش ہو جاتا ہے۔ یہاں ہماری ایک فعّال اور مخلص جماعت ہے۔ جس کے تعاون اور کوشش سے وہاں کے ہائی اسکول کے سامنے والی وسیع گراؤنڈ میں جلسہ منعقد کرنے کی اجازت حکام سے حاصل کرلی گئی۔ محترم صاحبزادہ صاحب، مولانا شریف احمد صاحب امینی مرحوم (مبلغ انچارج۔ جماعت احمدیہ کلکتہ) اور ۵ دیگر احباب، دو کاروں میں ڈائمنڈ ہاربر پہنچے۔ اور جماعت کلکتہ کے قریباً ۷۰ افراد بذریعہ لوکل ٹرین۔ مغرب کا وقت تھا۔ نماز مغرب وعشاء جمع کرکے باجماعت ادا کی گئیں۔ امامت، ڈائمنڈ ہاربر جماعت کے ایک دوست نے کی۔ جب مغرب کی نماز ادا کی جاچکی تھی۔ اور نماز عشاء کے لئے تکبیر کہی جارہی تھی۔ تو اس وقت ملاّں صاحبان اور ان کا جتھہ پہنچا۔ جنہوں نے اس جلسہ کو درہم برہم کرکے "ثواب دارین" حاصل کرنے کا عزم بالجزم کر رکھا تھا۔ نماز عشاء کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت، تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ نظم کے بعد پہلی تقریر مولینا امینی صاحب کی تھی۔ ابھی ابتدا ہی ہوئی تھی کہ نعرۂ تکبیر کے فلک شگاف نعروں سے ہلّڑ بازی کا آغاز ہوا۔ اس علاقہ میں ہماری آٹو پارٹس کی دوکان بہت سے کسٹمرز ہیں۔ چند دوستوں نے مطلع کیا۔ کہ "علما اور فضلاء" کا منصوبہ یہ ہے کہ کلکتہ سے آمدہ آپ کی دونو کاریں اگر نذر آتش کرنے میں کامیاب ہو گئے تو مولےٰ کریم جنت الفردوس میں حوض کوثر کے قرب میں جگہ عطا فرمائے گا۔ یہ اطلاع ملنے پر خاکسار اور برادرم عزیز نصیر احمد بانی فی الفور پولیس اسٹیشن پہنچے۔ اور آفیسر انچارج (O/C) سے سارا ماجرا بیان کیا۔ او بی بہت ہمدردی سے پیش آیا۔ اور ایک بنگالی سارجنٹ اور دو گورکھا مسلح سپاہیوں کو ہمارے ساتھ بھیجا۔ اس دوران ہلّڑ بازی انتہا تک پہنچ چکی تھی۔ سارجنٹ کے آرڈر پر گورکھا سپاہی نے اس ملاّ کو پکڑ کر لے آیا۔ جو اس گروہ کا سرغنہ تھا۔ سارجنٹ اور ملا کے مابین سوال وجواب ہوئے۔ وہ خاصے دلچسپ ہیں۔ اور

قارئین کے ازدیادِ علم کے لئے اپنے الفاظ میں درج ذیل ہیں:۔

سارجنٹ: (بنگالی ملا سے) تم لوگوں کو کیا تکلیف ہے جلسہ کیوں خراب کرنا مانگتا ہے؟

ملا: یہ قادیانی پیپل اسلام کے خلاف حرکت کیا ہے۔

میں: کیا خلاف کیا ہے؟

ملا: دیکھئے، سارجنٹ صاحب! جو بات بولنا ہوگا۔ آپ خود سے بولے گا۔ یہ قادیانی میرا کان پلید نہیں کریگا۔

سارجنٹ: ہم سے۔ آپ دونوں بلکل چپ سادھ لیں۔ خواہ جتنی بھی اشتعال انگیزی کی بات ہو۔ آپ کے منہ سے آواز نہ نکلے۔ میں اس سے خود نپٹ لوں گا۔

(سارجنٹ ملا سے) ہاں تو اسلام کے خلاف کیا کرا ہے؟

ملا: مغرب کی نماز کی ۳ رکعات ہوتی ہیں۔ یہ قادیانی لوگ چار پڑھا ہے۔ سنی سنائی بات نہیں۔ ہم اپنی آنکھ سے خود دیکھا ہے۔

سارجنٹ: یہ رکعت کیا ہوتا ہے؟

ملا: یہ ہماری عبادت ہے۔ جیسے آپ لوگوں کی پوجا ہوتی ہے۔ آپ لوگ مورتی کے آگے کھڑے ہوکر ڈانس کرتے ہیں۔ اسی طرح ہماری عبادت رکعت سے ہوتی ہے۔

سارجنٹ: یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ قادیانی پیپل تین کی بجائے چار رکعت والا نماز پڑھا ہے۔ اس طرح انہوں نے زیادہ پوجا کی ہے۔

مولوی: پنڈت اور گیانی صاحبان کی زندگیوں کا بنیادی فریضہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے اپنے فرقے کو زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی ترغیب دلائیں۔ آپ صاحبان کو تو خوشی منانی چاہیئے۔ اس میں ناراضگی کی کونسی بات ہے؟

ملا: دراصل آپ چونکہ کافر ہیں۔ اسلئے سمجھے نہیں۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ..................

سارجنٹ: (بات کاٹتے ہوئے) ہم حدیث سنا نہیں مانگتا۔ بعض حقائق بنیادی ہوتے ہیں۔ ۲+۲ ہمیشہ ۴ ہوتا ہے۔ ہر جگہ ہر مقام پر۔ ڈائمنڈ ہاربر، کلکتہ، مالدہ، بمبئی، ہر جگہ ٹوٹل ۴ ہوتا ہے۔ اس حقیقت پر قطعاً بحث مباحثہ کی حاجت نہیں۔ میں نے عرصہ دراز سے سن رکھا تھا کہ ملا کی سمجھ دانی بہت گندی اور تاریک ہوتی ہے۔ اور عقل کی بات بمشکل تمام اس میں داخل ہوتی ہے۔ دیکھنے کا اب چانس ملا۔ تم ایسا کرو۔ کہ اپنے فرقے کا پبلک کو لے کر کل شام اسی جگہ پر آجاؤ۔ اور پانچ رکعت والا نماز پڑھو۔ قادیانی پیپل بھی موجود رہے گا۔ اگر یہ لوگ کسی طرح کا شور یا واویلا کیا۔ تو ہم رائفل کے بٹ سے ان کا ہڈی پسلی ایک کردے گا۔ ہندوستان اک سیکولر ملک ہے۔ جسطرح کوئی عبادت کرے۔ جتنی رکعت والا نماز پڑھنا چاہے۔ اس کا حق ہے۔ کسی دوسرے کو روکنے کا ادھیکار (حق) نہیں۔ اکتوبر کے مہینہ میں ہندو لوگ کمیونٹی پوجا کرتے ہیں۔ جسے ہملوگ "درگا پوجا" کہتے ہیں۔ صرف ڈائمنڈ ہاربر میں ہی ۵۰ کے قریب پنڈال لگتے ہیں۔ جنمیں مورتیاں رکھی جاتی ہیں۔ ہر مورتی کے سامنے پوجاری اپنے اپنے طریق کے مطابق ڈانس کرتے ہیں۔ بھنگڑا ڈانس، بجلی ڈانس، بیٹری ڈانس، ریڈیو ڈانس اور اس طرح بھگوان کو خوش کرتے ہیں۔ ہم ڈائمنڈ ہاربر میں عرصے سال سے اس پوسٹ پر ہے۔ ہندوؤں میں کبھی اس بات پر مار پیٹ کی نوبت نہیں آئی کہ بجلی ڈانس کی بجائے بیٹری ڈانس کیوں کیا ہے۔ ہر کوئی اپنے اسٹائل پر ڈانس کرتا ہے۔ اور کبھی اسبات کو لیکر ایک دوسرے سے مزاحمت نہیں ہوئی۔ یہ مسلمانوں کی بدبختی ہے۔ کہ تین کی بجائے چار رکعت والا نماز پڑھنے پر دنگا فساد کرتے ہیں۔

ہم پر تو منہ سے کوئی لفظ نکالنے پر سارجنٹ نے پابندی عائد کردی تھی۔ اس لئے ہم خاموش رہے۔ اور سارجنٹ کا کلام سن کر اور ملا کی بیچارگی دیکھ کر حد درجہ محظوظ ہوتے رہے۔ مجھے سکول کا زمانہ یاد آگیا۔ تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان کی ساتویں جماعت میں ہمارے اردو کے ٹیچر ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مرحوم تھے۔ جو بڑی توجہ اور انہماک سے اردو پڑھاتے تھے۔ ایک دفعہ جناب اردو میں ایک لفظ "مبہوت" آیا۔ اس لفظ کے معنی سمجھانے پر ماسٹر صاحب کا کافی وقت صرف ہوا۔ بالآخر معنی تو سمجھ آگئے لیکن مفہوم اس وقت واضح نہ تھا۔ سارجنٹ کے "عارفانہ" کلام سے ملا پر سکتہ کا عالم طاری ہوگیا۔ میں نے اس سمے ملا کے چہرہ پر طائرانہ نگاہ ڈالی۔ تو مبہوت کا مفہوم مجھ پر ظاہر ہوگیا۔ اور ماسٹر عبداللہ صاحب مرحوم کی یاد تازہ ہوگئی۔ ملا چند منٹ بالکل خاموش رہا۔ تب سارجنٹ بولا۔ اب تم لوگ یہاں سے رخصت ہو جاؤ اور قادیانی پیپل کو اپنا جلسہ کرنے دو۔ اس تنبیہ پر ملا صاحبان تشریف لے گئے۔ ہمیں سارجنٹ نے مشورہ دیا کہ جلسہ کی کارروائی ۱۱ کی بجائے ۹ بجے ختم کرلیں۔ میں ملا کے مائنڈ سے خوب واقف ہوں۔ اور جلسہ کے اختتام پر جب کلکتہ کے لیے روانہ ہوں تو دونوں کاریں فاصلہ سے لے جائیں اور ہیڈ لائٹس آف رکھیں۔ ہم نے سارجنٹ کے مشوروں پر عمل کی اور رات دس بجے بخیر و عافیت واپس پہنچ گئے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

۳۲ویں چنڈیگڑھ روز فیسٹیول میں جماعت احمدیہ کا بک اسٹال

مورخہ ۲۰ تا ۲۲ رفروری ۲۰۰۴ء کو چنڈیگوھ میں ۳۲ویں روز فیسٹیول کا انعقاد عمل میں آیا۔ گذشتہ سال کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ کو ایک کثیر تعداد تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

اس غرض سے مورخہ ۱۹ رفروری کو قادیان سے مکرم نصیر احمد صاحب عارف امیر قافلہ، مکرم محمد اسداللہ صاحب نائب مہتمم مقامی، مکرم اظہر احمد صاحب خادم اور خاکسار پر مشتمل چار رکنی وفد بذریعہ گاڑی چنڈیگوھ کے لئے روانہ ہوا۔

مورخہ ۲۰ رفروری سے فیسٹیول کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اسٹال پر قرآنِ کریم، سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام اور بزرگانِ سلسلہ کی کتب کو نہایت ترتیب کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا اور محبت و آشتی کے متعلق اسلامی تعلیمات پر مشتمل بینرز لگائے گئے تھے۔ ایک اندازہ کے مطابق تقریباً ۱۵،۰۰۰ افراد تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ اس سلسلہ میں بالخصوص جہاد کے غلط مفہوم کو دور کرنے اور اس کی حقیقت و وسیع معانی کو ظاہر کرنے کے لئے پمفلٹ اور لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا اور اس کے متعلق ان کے بعض سوالات کا جواب دیا گیا۔ اس موقعہ پر بہت سے غیر احمدی احباب بھی اسٹال پر تشریف لائے اور انہوں نے جماعت کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس موقعہ پر ان میں رائج بہت سے غلط اور بے بنیاد عقائد و خیالات کی اصلاح کی بھی کوشش کی گئی۔ بفضلہ تعالیٰ -/۵،۰۰۰ روپے سے زائد قیمت کی کتب فروخت ہوئیں۔ نیز ایک بڑی تعداد کو جماعت کی ویب سائٹ alislam.org سے متعارف کرایا گیا۔ اس موقعہ پر جماعتی رسائل راہِ ایمان اور Review of Religions کی ممبر شپ بھی حاصل کی گئی۔ اسی طرح بعض افراد کو قادیان میں جلسہ سالانہ یا دیگر ایام میں تشریف لانے کی بھی دعوت دی گئی۔

الحمدللہ، بک اسٹال کے ذریعہ ایک کثیر تعداد کو اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی اور یہ پروگرام ہر لحاظ سے بخیر وخوبی کامیابی سے ہمکنار رہا۔

اس اسٹال کے انعقاد میں مکرم عزیز احمد صاحب آف چنڈیگوھ کا خصوصی تعاون حاصل رہا اور موصوف نے ہر مرحلہ پر ہماری خصوصی راہنمائی فرمائی۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے بہترین دوررس اور ثمر آور نیک نتائج ظاہر فرمائے اور نیک سعید روحوں کو اسلام کے سایۂ عافیت میں آنے کی توفیق دے۔ آمین اللّٰھم آمین

(خاکسار شاہد احمد بٹ، قادیان)

JMB Ricemill Pvt. Ltd.

AT: TISALPUT, P.O.: RAHANJA, BHADRAK, PIN-756111
Ph: 06784-50853 Res: 50420

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور حجابات کا تخلل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے" (کلام امام الزمان)

عشق و محبت کی حقیقت

مکرم طاہر احمد بیگ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

ہے محبت ایک پاکیزہ امانت اے عزیز
عشق کی عزت ہے واجب عشق سے کھیلا نہ کر

قیام کائنات سے عشق ومحبت کا سلسلہ جاری ہے۔ یہ انسانوں میں بھی ہے اور حیوانات میں بھی پایا جاتا ہے انسان کی فطرت میں خدائے واحد نے محبت کا جذبہ پیدا کیا ہے۔ وہ جس سے محبت کرتا ہے اسی کی اطاعت وفرمانبرداری کرتا ہے۔ جس کے عشق میں سرشار رہتا ہے اسے اسی کی اطاعت اور پیروی میں سکون دل میسر آتا ہے۔ سچی اطاعت شعاری کے لئے جذبۂ عشق ضروری ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب عشق کارفرما ہوتا ہے تو اطاعت وفرمانبرداری کی راہ میں کائنات کے تمام بندھن بے سود ثابت ہوتے ہیں۔ ظلم وجبر کا سہارا لیکر گردنیں تو جھکائی جاسکتی ہیں مگر دل نہیں جھکائے جاسکتے۔ اسلام کوئی جبر وتشدد کا مذہب نہیں۔ بلکہ اسلام کی بنیادیں مطمئن دلوں اور اخلاص ووفا کے مقدس جذبات پر قائم ہیں۔ اس لئے اطاعت رسولؐ کی تمام بنیادیں عشق ومحبت پر ہی قائم کی گئیں ہیں۔ پہلے ایمان عقیدہ کی روح عشق ومحبت کو قرار دیا گیا ہے۔ پھر اطاعت و فرمانبرداری کی تلقین کی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

کون چھوڑے خواب شیریں کون چھوڑے اکل وشُرب
کون لے خار مغیلاں چھوڑ کر پھولوں کے ہار
عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پُر خطر
عشق ہے جو سر جھکا دے زیر تیغ آبدار

انسان کی زندگی میں قرابت داروں اور دولت وثروت کی محبت تو فطری چیز ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جو کہ خالق کائنات ہے اپنے محبوب کی محبت کو ان سب پر مقدم رکھا ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں ایک بہت بڑے خطرے کی وعید بھی سنائی ہے۔ بلکہ عشق رسالتؐ کے بغیر ایمان ہی نامکمل ہے۔ چنانچہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَ وَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْن (بخاری کتاب الایمان)

حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت سے جو عشق ومحبت کا عمیق تعلق ہے وہ عزیز واقارب تو دور کی بات خود مومنوں کو بھی اپنی جانوں سے نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید سے عیاں ہوتا ہے کہ:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِ مِنْ اَنْفُسِہِمْ (سورۃ الاحزاب:۷)

یعنی نبی مومنوں سے ان کی اپنی جانوں کی نسبت بھی زیادہ قریب ہے۔ اللہ جل شانہٗ نے قدم قدم پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ضروری اور واجب قرار دیا ہے۔ یہ سب بے مقصد اور بے معنی نہیں بلکہ انسانی دنیا میں اس کے بے پناہ خوش کن نتائج اور حیات آفریں ثمرات کا بھی وعدہ کیا گیا ہے۔ سیاسی وسماجی، دنیاوی و اخروی، دینی واخلاقی تمام کامرانیاں اسی میں مضمر ہیں۔ اس سلسلہ میں قرآنی، عقل ونقل اور انسانی تجربات کے بے شمار تاریخی شواہد دستیاب ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں درج ہے کہ:

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا

یعنی جو شخص اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ اور پھر سورۃ النور میں فرماتا ہے کہ

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَ یَخْشَی اللّٰہَ وَ یَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفَآئِزُوْنَ (النور)

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کا تقویٰ اختیار کریں وہ بامراد ہو جاتے ہیں۔ اور پھر سورۃ النساء میں فرمایا تا ہے کہ:

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا (سورۃ النساء:۷۰)

ایک انسان کے لئے اس سے بڑی سرفرازی کیا ہوسکتی ہے کہ اس کا خالق و مالک خود اس کی کامیابی وکامرانی کی ضمانت دیدے۔ مگر یہ ساری خوش خبریاں عشق و محبت کی بنیاد پر ہی قائم ہیں۔ اگر عشق نامکمل رہا تو سب کچھ نامکمل رہا۔ کیوں کہ عشق صرف خدا کے ساتھ ہی کیا جاسکتا ہے جو کہ کامل و مکمل عشق ہے۔ کیوں کہ دنیا میں ہر چیز فانی ہے۔ صرف خدا ہی ایک ایسی کامل ہستی ہے جو کبھی فنا نہیں ہوسکتی۔ جیسا کہ قرآن مجید میں درج ہے کہ:

کُلُّ مَـــنْ عَلَیْھَا فَـــان (سورۃ الرحمن:۲۷)

الغرض اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ میرا محبوب دائمی طور پر قائم رہے تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے عشق کرے کیوں کہ دنیا کے تمام عاشق ہوں یا معشوق سب فنا ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں کتنے ہی ایسے وجود ہیں جنہوں نے دنیا کی چیزوں سے محبت کر کے خود اپنی زندگی کو برباد کیا۔ اور آخر ہاتھ خالی رہے۔ بعض نے دولت و ثروت سے عشق کیا۔ اور حقیقی عشق کو بھول گئے اور ان کو اس بے حقیقت عشق سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ کیوں کہ دنیا میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ وہ مول و دولت سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ وہ توحید کے منکر ہو جاتے ہیں۔ حقیقی عشق اگر کسی نے کیا ہو تو وہ صرف انبیاء کا مقدس گروہ ہے۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ سے خود عشق کیا اور خدا تعالیٰ کے عشق میں مخمور ہو کر خود معشوق بن گئے۔ اور ان کی حسین تعلیم پر عمل کر کے ہر زمانہ کے انسان مقرب الٰہی ہو گئے اور ان تمام انبیاء میں سب سے بڑا مقام و مرتبہ ہمارے پیارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ جو خدا کے سب بڑے عاشق و صادق تھے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (ال عمران:۳۱)

یعنی اے رسول تو لوگوں کو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ (اس صورت میں) وہ (بھی) تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔ وہ رحیم ہے۔ پس قرآن کریم کی رو سے یہ ثابت ہوا کہ اگر کسی نے حقیقی عشق کرنا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی وجہ سے وہ خدا کا معشوق و محبوب بن سکتا ہے۔ چنانچہ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود خدا کی تجلیات کے (......) مشاہدہ کے لئے ایک آئنہ کی طرح تھا۔ خدا کی محبت کاملہ کے آثار جس قدر عقل سوچ سکتی ہے وہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے۔"

(ریویو آف ریلیجنز اردو جلد اول صفحہ ۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا کے بعد اگر کسی وجود سے محبت و عشق تھا تو صرف حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ہی تھا۔ چنانچہ آپ عشق کی حالت یوں بیان فرماتے ہیں کہ

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یعنی خدا کے بعد اگر مجھے کسی وجود سے عشق ہے تو وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔ اگر یہ کفر ہے تو خدا کی قسم میں سب سے بڑا کافر ہوں اور پھر فرماتے ہیں کہ:

برباد جائیں گے ہم گر وہ نہ پائیں گے ہم
رونے سے لائیں گے ہم دل میں رچا یہی ہے
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
معشوق ہے تو میرا عشق صفا یہی ہے

الغرض عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر نہ ایمان مکمل ہوسکتا ہے اور نہ عبادت میں سوز و گداز پیدا ہوسکتا ہے اور نہ انسان روحانی ترقی کر سکتا ہے۔ جیسا کہ موجودہ دور میں ہر طرف فسق و فجور کی رو چل پڑی ہے۔ اور امن و سلامتی کا نام ونشان مٹایا جا رہا ہے۔ یہ صرف اس لئے ہوا ہے کہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فقدان ہے۔ اگر اس ظلمت کے زمانہ میں کسی وجود نے حقیقی عشق کیا ہے تو وہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حقیقی عشق کیا حتیٰ کہ فرشتوں نے بھی یہ

گواہی دی کہ ھٰذا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ اور حضور کے ذریعہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں عاشق رسول بن گئے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام حقیقی عاشق کے متعلق اپنے اشعار میں یوں بیان فرماتے ہیں:

اگر عشاق کا ہو پاک دامن
یقیں سمجھو کہ ہے تریاق دامن
مگر مشکل یہی ہے درمیاں میں
کہ گل بے خار کم ہیں بوستاں میں
تمہیں یہ بھی سناؤں اس بیاں میں
کہ عاشق کس کو کہتے ہیں جہاں میں
وہ عاشق ہے کہ جس کو حسب تقدیر
محبت کی کماں سے آلگا تیر
نہ شہوت ہے نہ ہے کچھ نفس کا جوش
ہوا اُلفت کے پیمانوں سے مدہوش
لگی سینہ میں اس کے آگ غم کی
نہیں اس کو خبر کچھ پیچ و خم کی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کرام کا دور عشق و اطاعت کا اتنا عظیم الشان اور مثالی دور گزرا ہے کہ تمام دنیا اس کی مثال سے قاصر ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند ارجمند و خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشق الٰہی کی حالت مندرجہ ذیل اشعار سے عیاں ہوتی ہے کہ ان کو خدا کے ساتھ کتنا عشق تھا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمار عشق ہوں ترا دے تو شفا مجھے
بے کس نواز ذات ہے تیری ہی اے خدا
آتا نظر نہیں کوئی تیرے سوا مجھے
موسیٰ کے ساتھ تیری رہیں لن ترانیاں
زنہار میں نہ مانوں گا چہرہ دکھا مجھے
ڈوبا ہوں بحر عشق الٰہی میں شاد میں
کیا دیگا خاک فائدہ آب بقا مجھے

اور عشق رسول کی حالت حضورؓ کے ان الفاظ سے عیاں ہوتی ہے

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
محمدؐ کو برا کہتے ہو تم لوگ
ہماری جان و دل جس پر فدا ہے
محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جو کہ محبوب خدا ہے

عاشق تو وہ ہے جو کہ کہے اور سنے تیری
دنیا سے آنکھ پھیر کے مرضی کرے تیری
ہو روح عشق تیری میرے دل میں جاگزیں
تصویر میری آنکھ میں آکر بسے تیری

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

دنیا کے کھیل کود میں ناصر پڑے ہو کیوں
یاد خدا میں دل کو لگاتے تو خوب تھا

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنی جماعت کے لئے اللہ کے حضور دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے
تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ
ہوں تم سے ایسے وقت میں رخصت خدا کرے

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی عشق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح وشادی خانہ آبادی

مورخہ ۲۳ر فروری ۲۰۰۴ء کو مکرم جے. ایس. عباس علی صاحب ابن مکرم ایم. سے. سلطان صاحب آف میلا پالایم (تامل ناڈو) کا نکاح مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ بنت مکرم حسن ابوبکر صاحب میلا پالایم کے ساتھ مکرم مولوی مزمل احمد صاحب نے پڑھایا۔ بعد ازاں تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

قارئین مشکوٰۃ سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت و مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دعا

مکرم محمد حسین صاحب ثاقب ساکن شموگہ (کرناٹک) نے الیکٹرانکس اور مواصلات میں ڈپلوما کیا ہے۔ موصوف بہتر روزگار کے سامان پیدا ہونے کے لئے نیز دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

خالقِ حقیقی و مقصدِ حیات کو پانے کا واحد ذریعہ

دینِ فطرت

محمد شریف منڈا اٹی۔ محلہ اکمل بھدرواہ

قرآن، وید، ہندو مسلم پڑھیں سمجھ کر
وردِ زباں سبھی کے تیرا ہی نام ہووے
گیتا کی جان و دل سے عزت کرے مسلماں
سینے میں ہندوؤں کے قرآن تمام ہووے

قرآن کریم کی سورہ آلِ عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْباً مِّنَ الْکِتَابِ یُدْعَوْنَ اِلٰی کِتَابِ اللّٰہِ

(پارہ۳ آیت ۲۳)

ترجمہ:- کیا تجھے ان لوگوں کا علم نہیں جنہیں شریعت کا ایک حصہ دیا گیا ہے اُنہیں اللہ کی کتاب کی طرف بلایا جاتا ہے۔

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کریم بے شک چودہ سو سے کچھ سال زیادہ پہلے نازل ہوا ہے لیکن لوحِ محفوظ سے اُس کا کچھ حصہ گذشتہ اقوام کو بھی ملتا رہا ہے۔

اس نقطہ نظر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جب ہم گذشتہ صحائف پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں بنیادی تعلیمات ہو بہو قرآن کریم کی تعلیمات سے مطابقت کھاتی معلوم ہوتی ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ امتدادِ زمانہ کی وجہ سے وہ تعلیمات ہو بہو ہم تک نہیں پہنچیں جیسا کہ شریمد بھگوت گیتا میں لکھا ہے--

''یہ سینہ بہ سینہ پشت ہا پشت تک راج رشیوں کا جانا ہوا گیان یوگ اے پران تپ اس دنیا میں امتدادِ وقت کی وجہ سے غائب ہو گیا۔''

قرآن کریم اپنے اس دعویٰ کہ وہ تمام قائم رہنے والی تعلیمات کو سمیٹے ہوئے ہے پر بے شمار ثبوت اور دلائل پیش کرتا ہے۔ اس تعلق میں قرآن کریم کی بعض آیات اور گیتا کے شلوکوں کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

شریمد بھگوت گیتا کے چوتھے ادھیائے کا دوسرا اور تیسرا شلوک اوپر بیان ہوا ہے کہ گیان یوگ امتدادِ وقت کی وجہ سے غائب ہو گیا۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی فرمایا گیا ہے کہ

سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰی ۝ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ

(الاعلیٰ ۸۷-۷)

ترجمہ: ہم تجھے پڑھائیں گے اس کے نتیجہ میں تو نہیں بھولے گا۔

سوائے اُس کے جو اللہ بھلانا چاہے۔

گیتا کے ادھیائے ۱۸ اشلوک ۶۸ میں لکھا ہے:

''اے بھرت! اپنی تمام طاقت سے اس کی شرن میں بھاگ جا۔ اُس کے فضل سے تو پرم شانتی کو حاصل کرے گا جو سب سے اونچی منزل ہے۔''

قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے:

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

(سورۃ فاتحہ ۱:۴)

ترجمہ: ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور تجھ سے ہی اعانت چاہتے ہیں۔

یہی بات شریمد بھگوت گیتا کے ادھیائے ۱۸ اشلوک ۶۶ میں اس طرح بیان ہوئی ہے کہ:

''تمام دھرموں کو چھوڑ کر میری شرن میں آ جا رنج نہ کر میں تجھے تمام پاپوں سے بچاؤں گا......''

اور اسی ادھیائے کے شلوک ۵۸ میں لکھا ہے:

''میرا خیال کرتا ہوا تو تمام روکاوٹوں پر میری دَیا سے غالب آجائے گا۔ لیکن اگر گستاخی سے میری نہ سُنے گا تو بالکل برباد ہو جائے گا۔''

قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے:

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْ اِلَیْہِ
اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِ

ترجمہ: اور ہم نے تجھ سے پہلے جتنے بھی رسول بھیجے ہم ان میں سے ہر ایک کی طرف یہ وحی کرتے تھے کہ حقیقت یہ ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس صرف میری عبادت کر۔

اسی طرح سورۃ الزخرف میں فرمایا ہے:

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رُّسُلِنَا اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِھَۃً یُّعْبَدُوْنَ (الزخرف ۴۳:۴۶)

اس بنیادی تعلیم کے ایک ہونے کی وجہ سے شاعر مشرق علامہ اقبال نے اپنے منظوم کلام میں فرمایا۔

یہ آیت تو جیل سے نازل ہوئی مجھ پر
گیتا میں ہے قرآن تو قرآن میں گیتا
کیا خوب ہوئی آشتی شیخ و برہمن
اس جنگ میں آخر نہ یہ ہارا نہ وہ جیتا
مندر سے تو بیزار تھا پہلے سے ہی بدری
مسجد سے نہیں نکلا ضدی سے سیتا

بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ نے "وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَٰئِفَ الْأَرْضِ" فرمان کے مطابق زمین میں صاحب اختیار بنایا ہے اور مطابق ارشاد إِنَّا هَدَيْنَٰهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا اُسے مناسب حال راستہ بتایا خواہ وہ شکر کرے یا نافرمان ہو جائے۔

مالک و خالق کی بخشی ہوئی صلاحیتوں کا صحیح رنگ میں استفادہ نہ کرنے کی وجہ سے جب کسی ہدایت خاصہ پر زمانہ دراز گزر جاتا ہے تو نوع انسان بنیادی تعلیم لا إله الا الله سے ہٹ کر انواع و اقسام کے معبود بنا کر نفسانی خواہشات کے زیر اثر آ جاتے ہیں۔

گیتا کے ادھیائے ۷ شلوک ۲۰ میں اس کا یوں ذکر ہوا ہے:

"جن کا گیان خواہشوں کے زیر اثر مغلوب ہو گیا ہے وہ دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں یہ اپنی فطرت کے موافق ظاہری رسم و رواج کے پابند ہیں۔"

شلوک ۵ میں فرمایا ہے

"نہ یہ لوگ مجھ میں قائم ہیں۔ میری یوگ مایا کو دیکھ میں سب لوگوں کی سنبھال ہوں۔ اور سب کا پیدا کرنے والا ہوں۔ میری آتما اُن سب میں قائم ہے۔ وہ میرے سہارے ہیں۔ میں اس کے سہارے نہیں ہوں۔"

سترھویں ادھیائے کے تیسرے شلوک میں لکھا ہے

"اے بھرت اُن میں سے ہر ایک کا عقیدہ اُن کی فطرت کے مطابق ہوتا ہے۔ آدمی میں اُس کا عقیدہ ہی اصل چیز ہے۔ جو جس کا عقیدہ ہے۔ وہ (اصل میں) وہی ہے۔"

المختصر اپنے حقیقی مالک اور خالق کی دوری کے نتیجے میں انسان مقصد حیات سے کوسوں دور چلا جاتا ہے۔ اور گذشتہ آسمانی نشانات اور معجزات صرف قصوں اور کہانیوں کا رنگ اختیار کرتے ہیں جن کے بیان سے انسان کی نہ اخلاقی حالت درست ہوتی ہے اور نہ روحانی۔ بلکہ دنیاوی لحاظ سے بھی وہ بدامنی اور بے چینی اور بے اطمینانی کا شکار ہوتا ہے۔ کیونکہ اُسے اپنے مالک اور خالق پر یقین نہیں رہتا اور گناہ آلود زندگی اُسکی بے یقینی پر مہر کرتی ہے۔ اور انسان انواع و اقسام کے توہمات کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایسے وقتوں میں اللہ تعالیٰ اپنی قدیم سنت کے مطابق اپنا مامور بھیجتا ہے اور اُسے اپنے تازہ بتازہ کلام اور نشانات اور معجزات سے نوازتا ہے۔ اور اس طرح یقین کے ذرائع وقتاً فوقتاً نازل کرتا رہتا ہے۔

شریمد بھگوت گیتا کے چوتھے ادھیائے کے شلوک سات میں لکھا ہے۔

"اے بھرت! جب دھرم کو زوال اور بے دینی کو ترقی ہوتی ہے۔ تب تب میں اوتار لیتا ہوں (ظاہر ہوتا ہوں) نیک اور عابد لوگوں کی حفاظت کے لئے اور بدوں کی تباہی کے لئے اور دھرم کو قائم کرنے کے لئے وقت وقت پر ظاہر ہوتا ہوں۔"

اس جگہ اسلام کو ایک اجنبی اور نیا مذہب سمجھنے والوں کو منو جی مہاراج کا فرمان غور سے سننا چاہیئے۔ تاکہ وہ گذشتہ لوگوں کی طرح ستیہ پتھ یا صراط مستقیم سے ہٹ کر اپنے پربھو کی ناراضگی کا باعث بن کر غفلت میں نہ رہیں اُن کے اصل الفاظ میں پیش خدمت ہیں۔

"انیے کرت ایگے دھرماہ تریتا نام دواپرے
پرے ایسے کمل یگے تری نام یگ سپرااس انورو پتہ

یگوں (زمانوں) کی کمزوری یا حالت کے مطابق انسانوں کے دھرم ستیہ یگ میں اور ترتیا میں اور دواپر میں۔ دوسرے اور کلجگ کے اور ہی ہیں۔ منو ۱/۵۸۵

اس اصول کو تسلیم کرتے ہوئے اخبار سندرشن لاہور مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۲۷ء صفحہ نمبر ۹ پر لکھتا ہے۔

"جیووں (انسانوں) کی دنیاوی حالت ہر ایک یگ میں علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے اس لئے سادھیہ وشو (مقصد حقیقی) ایک ہونے پر بھی شری بھگوان کے سادھن (ذرائع) ہر ایک یگ میں تبدیل کرنے پڑتے ہیں۔"

آخر پر بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک اقتباس اخبار الحکم مورخہ ۷ار ستمبر ۱۹۰۴ء سے پیش کیا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"یہ بھی یاد رکھو کہ میرا یہ مذہب نہیں کہ اسلام کے سوا سب مذاہب بالکل جھوٹے ہیں۔ میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ وہ خدا جو مخلوق کا خدا

ہے وہ سب پر نظر رکھتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ ایک ہی قوم کی پرواہ کرے اور دوسروں پر نظر نہ کرے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ حاکم کے دورے کی طرح کبھی کسی قوم پر وہ وقت آجاتا ہے اور کبھی کسی پر۔ میں کسی کے لئے نہیں کہتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ایسا ہی ظاہر کیا ہے کہ راجہ رامچند ر اور کرشن جی وغیرہ بھی خدا کے راستباز بندے تھے اور اس سے سچا تعلق رکھتے تھے۔ میں اُس شخص سے بیزار ہوں جو اُن کی نندیا یا توہین کرتا ہے۔

.... جہاں تک ان لوگوں کے صحیح سوانح معلوم ہوتے ہیں اُن سے پایا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدات کئے اور کوشش کی کہ اس راہ کو پائیں۔ جو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی حقیقی راہ ہے۔ پس جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ وہ راستباز نہ تھے وہ قرآن شریف کے خلاف کہتا ہے۔ کیونکہ اس میں فرمایا ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْر یعنی کوئی قوم اور اُمت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی نذیر نہ آیا ہو۔ میں بابا نانک صاحب کو بھی خُدا پرست سمجھتا ہوں اور کبھی پسند نہیں کرتا کہ اُن کو بُرا کہا جائے۔ میں اُن کو اُن لوگوں میں سمجھتا ہوں جن کے دل میں خُدا تعالیٰ اپنی محبت آپ بٹھا دیتا ہے۔

پس ان لوگوں کی پیروی کرو اور دل کو روشن کرو۔ پھر دوسروں کی اصلاح کے لئے زبان کھولو۔ اس ملک کی شائستگی اور خوش قسمتی کا زمانہ تب آئے گا جب نری زبان نہ ہوگی بلکہ دل پر مدار ہوگا۔ پس اپنے تعلقات خُدا تعالیٰ سے زیادہ کرو۔ یہی تعلیم سب نبیوں نے دی ہے۔ اور یہی میری نصیحت ہے۔"

(اخبار الحکم جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۷ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۹ء)

رسالہ مشکوۃ کو قلمی تعاون کی ضرورت ہے۔ اہل علم حضرات اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ (ایڈیٹر مشکوۃ)

رغبت دل سے ہو پابند نماز و روزہ
نظر انداز کوئی حصہ احکام نہ ہو
(حضرت المصلح الموعودؓ)

Janic Eximp

Manufacturers, Exporters
& Importers
Of All Kinds of Fashion Leather

16-D, Topla 2nd Lane, Kolkata-39
Phone 91-33-3440150
Mobile 09831075426
Fax 91-33-3440150
E-mail: janiceximp@usa.net

Love For All Hatred For None

M C Mohammad
Prop. (Kodiyathaar)

Subaida Timber

Dealers in
Teak Timber, Timber Log, Teak Poles & Sizes Timber Merchants

Chandakkadave, P/O. Peroke
Kerala-673631
Phone: 0495- 2403119 (O)
2402770 (R)

۸ مارچ خواتین کے عالمی دن پر خاص

متحدہ امریکہ میں خواتین پر تشدد

ترجمہ: شاہد احمد بٹ

قتل: FBI کے مطابق ہر روز امریکہ میں "گھریلو تشدد" کے واقعات کے نتیجہ میں چار عورتیں ہلاک ہو جاتی ہیں۔ یہ ہلاکتیں ان کے شوہروں یا boy freinds کے ذریعہ قتل یا حملے کے نتیجہ میں ہوتی ہیں۔ اب تک جتنی عورتوں کا قتل ان کے ساتھیوں کے ذریعہ ہوا ہے وہ ویتنام کی جنگ میں ہلاک ہونے کو جیوں سے تجاوز کر گیا ہے۔

جسمانی اذیت: باضابطہ طور پر ہر سال صرف تقریباً 5,72,000 عورتیں ہی اپنے ساتھیوں کے ذریعہ جسمانی اذیت کی رپورٹ حکومتی اداروں کو کرتی ہیں جب کہ ایک محتاط اور معتدل اندازہ کے مطابق مختلف قوموں اور نسلوں سے تعلق رکھنے والی میں سے چالیس لاکھ خواتین کو ہر سال جسمانی تشدد کا شکار بنایا جاتا ہے۔ ان میں سے کم از کم 1,70,000 واقعات اس نوعیت کے ہوتے ہیں جن میں اس ظلم کی شکار خواتین کو ہسپتال میں داخل کرانا پڑتا ہے یا جن میں ڈاکٹری معائنہ کی ضرورت پڑتی ہے۔

جنسی تشدد: ہر سال تقریباً 1,32,000 خواتین اس بات کی رپورٹ کرتی ہیں کہ ان کے ساتھ بلاتکار کیا گیا ہے یا اس کی کوشش کی گئی ہے۔ ان میں سے نصف تعداد حملہ کرنے والے کو پہلے سے جانتی ہیں۔ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس تعداد کے بالمقابل دو سے تین گنا تعداد ان خواتین کی ہے جو بلاتکار کا شکار ہوتی ہیں مگر اس کی رپورٹ نہیں کرتیں۔ ہر سال تقریباً ۱۱۲ لاکھ خواتین کے ساتھ ان کے سابق یا موجودہ مرد ساتھی جبر اً بلاتکار کرتے ہیں۔

شکار: مردوں کے بالمقابل عورتوں کا اپنے ساتھیوں کے تشدد کا شکار بننے کا امکان دس گنا ہے۔ نوجوان عورتیں، طلاق شدہ یا اکیلی عورتیں، متوسط درجہ کی عورتیں اور افریقی وامریکی نسل کی عورتیں اکثر جنسی اور جسمانی تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔ غریبی کی سطح سے نیچے رہنے والے خاندانوں میں گھریلو جھگڑوں کا امکان پانچ گنا زیادہ ہوتا ہے نیز برسر روزگار شوہروں کے بالمقابل بے روزگار مردوں کے ذریعہ اپنی بیویوں کے ساتھ جھگڑوں کا امکان دوگنا ہوتا ہے۔

بچوں پر برا اثر: کم عمر خطرناک مجرموں کے ایسے گھروں سے آنے کا امکان چار گنا زیادہ ہوتا ہے جہاں انہوں نے بچپن میں اپنی ماؤں کے ساتھ تشدد ہوتے ہوئے دیکھا ہوتا ہے۔ نیز ایسے بچوں کے بالغ ہونے پر اس بات کا پانچ گنا زیادہ امکان ہوتا ہے کہ وہ بھی تشدد پھیلائیں گے۔

صحت اور معاشی مسائل پر اثر: وہ خواتین جنہیں جسمانی تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان کو اپنی صحت کی دیکھ بھال کے لئے دوگنا اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ حاملہ خواتین میں سے تقریباً 17% اپنے ساتھ ہوئی جسمانی اذیت کی رپورٹ دیتی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں اسقاط، بچے کا مردہ پیدا ہونا یا کم وزن کے ساتھ پیدا ہونے کے امکانات بھی بڑھ جاتے ہیں۔

حوالہ جات:

"Violence against Women: A National Crime Victimization Survey Report", U.S. Department of Justice, Washington, D.C., January 1994

"The National Women's Study, "Crime Victims Research and Treatment Center, Medical Univercity of South Carolina, Charleston, SC. 1992.

"Five Issues in American Health, "American Medical Association, Chicago, 1991.

Bullock, Linda F. and Judith McFarlane, "The Birth Weight/Battering Connection, "Journal of American Nursing, September 1989.

McFarlane, Judith et. al., "Assessing for Abuse During Pregnancy, "Journal of the American Medical Association, June 17, 1992.

Federal Bureau of Investigation statistics, 1992.

Sheehan, Myra A. "An Interstate Compact of Domestic Violance: What are the Advantages?"

Sherman, Lawrence W. el al. Domestic Violance: Experiments and Dilemmas, 1990.

بشکریہ

http://www.now.org/issues/violence/stats.html

قائدین و ناظمین اطفال متوجہ ہوں

جملہ قائدین و ناظمین اطفال کو یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ قبل ازیں اخبار بدر شمارہ ۲۳ اور مشکوٰۃ کے جنوری فروری کے شمارہ میں نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے شائع کردہ اعلان آپ پڑھ چکے ہوں گے جس میں ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تونہالان جماعت (اطفال) کے لئے جو مڈل اور میٹرک میں 80 فیصد نمبرات حاصل کریں گے ان کو -/200 روپے اور -/300 ماہوار بطور وظیفہ دیئے جانے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ اپنی اپنی مجالس میں اطفال الاحمدیہ کو اس کی پُر زور تحریک کریں تاکہ ان میں حصول علم کا ذوق پیدا ہو اور زیادہ سے زیادہ اطفال اس نعمت کو حاصل کرنے والے ہوں نیز قوم اور ملک کی خدمت کرتے ہوئے سلسلہ کا نام روشن کرنے والے ہوں۔ آمین (مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

ولادتیں

✿ - مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب استاذ جامعہ احمدیہ، مہتمم تربیت و مینیجر مشکوٰۃ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مؤرخہ ۱۷ فروری ۲۰۰۴ء کو ایک بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام "عالیہ شریف" تجویز فرمایا ہے۔

نومولودہ محترم مقصود شریف صاحب آف بلاری کرناٹک کی پوتی اور محترم محبوب احمد صاحب امروہی ساکن قادیان کی نواسی ہے۔

✿ - مکرم تسنیم احمد صاحب فرخ مدرس تعلیم الاسلام ہائی اسکول و محاسب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۰-۲۱ فروری ۲۰۰۴ء کی درمیانی رات کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "مکرم احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مبارک احمد صاحب بٹ کارکن نظارت اصلاح و ارشاد کا پوتا اور مکرم سید نصیر الدین صاحب کارکن نظارت علیا کا نواسا ہے۔

قارئین مشکوٰۃ سے ہر دو کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور نیک صالح خادم دین بننے کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

خوشی کا راز

(مرسلہ مکرم مبارک احمد صاحب حسن قاضی جماعت احمدیہ حیدرآباد)

مارگیٹ لی رامباک Margrat Lee Ramback کا قول ہے کہ خوشی کی کوئی منزل نہیں جہاں آدمی پہنچے۔ بلکہ خوشی سفر کرنے کا ایک طریقہ ہے

"Happiness is not a station you arrive at but a manner of travelling."

ہر آدمی خوشی کا طالب ہے مگر موجودہ دنیا میں کسی کو خوشی نہیں ملتی۔ یہ دنیا اس لئے بنائی ہی نہیں گئی کہ یہاں آدمی اپنی خوشیوں کا گھر تعمیر کر سکے جو شخص خوشی کو اپنی منزل سمجھے وہ کبھی خوشی کو نہیں پا سکتا۔ خوشی صرف اس کے لئے ہے جو خوشی کے بغیر خوش رہنا سیکھ جائے۔ اگر آدمی یہ جان لے کہ اس دنیا میں غم ناگزیر ہے تو وہ غم کے ساتھ رہنا سیکھ جائے گا۔ اس کو نقصان لاحق ہوگا تو وہ فریاد یا ماتم نہیں کرے گا بلکہ اسے اپنے لئے سبق کی غذا حاصل کرے گا۔ اس کی امیدیں پوری نہ ہوں گی تو وہ مایوسی میں مبتلا نہیں ہوگا۔ اس کا یہ شعور اس کے لئے سہارا بن جائیگا کہ اس دنیا میں کسی کی بھی امیدیں پوری نہیں ہوتیں۔ چاہے وہ امیر ہو یا غریب، بادشاہ ہو یا معمولی آدمی۔ خوشی اور کامیابی سے اگر آدمی کو کچھ ملتا ہے تو غم اور ناکامی سے بھی آدمی کو بہت کچھ ملتا ہے۔ غم اور ناکامی کے تجربات آدمی کو سنجیدہ بناتے ہیں وہ اس کی سوچ میں گہرائی پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے وہ نئے نئے سبق سیکھتا ہے۔ غم اور ناکامی کے پورے وجود کو بدل کر ایک نیا آدمی بنا دیتے ہیں۔ اگر دنیا میں صرف خوشی اور کامیابی ہوتی تو دنیا سطحی اور بے حس انسانوں کا قبرستان بن جاتی۔ یہ دراصل غم اور ناکامی ہی ہے جس کی وجہ سے دنیا کبھی زندہ انسانوں سے خالی نہیں ہوتی۔ زندگی کی تلخیاں آدمی کی زندگی کے لئے وہی حیثیت رکھتی ہیں جو سونے چاندی کے لئے تپانے کی حیثیت سے تپانے کا عمل سونے چاندی کو نکھارتا ہے۔ اسی طرح تلخ تجربات آدمی کی اصلاح کرتے ہیں۔ وہ بے چمک انسان کو چمکدار انسان بنا دیتے ہیں۔

(ماخوذ از "رازِ حیات" Secrects and the art of Living)

اخبار قادیان

M.T.A. کی نشریات کے مطابق سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۲ر مارچ کو مغربی افریقہ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر حضور بنے غانا کے ۷۵ ویں جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی۔ ایم ٹی اے کی وساطت سے جماعت احمدیہ عالمگیر نے اس کارروائی کو براہ راست دیکھا۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان مع بیگم صاحبہ جنوبی ہند کے کامیاب دورہ کے بعد مورخہ ۱۹ر مارچ کو بخیریت قادیان تشریف لے آئے ہیں۔

دوران ماہ مکرم فیاض احمد صاحب کارکن احمدیہ شفاخانہ کے والد مکرم غلام حسین صاحب درویش بقضاء الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ قادیان میں ادا کی گئی اور قطعہ درویشان میں تدفین عمل میں آئی۔

مورخہ ۶ر مارچ کو نشان پنڈت لیکھرام کے تعلق سے مسجد اقصیٰ میں ایک اجلاس کا انعقاد ہوا۔ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت منعقدہ اس اجلاس میں محترم مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر واشاعت نے شاتم رسولؐ پنڈت لیکھرام کی ہلاکت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

بفضلہ تعالیٰ جملہ ناظران وافسران ودرویشان کرام وساکنین قادیان بخیر وعافیت ہیں۔ (ادارہ)

اخبار مجالس

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- جماعت احمدیہ محمود آباد کے میں مورخہ ۲۰ر فروری ۲۰۰۴ء کو مکرم مولوی اعجاز احمد صاحب گنائی کی زیر صدارت بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مع ترجمہ اور نظم کے بعد مکرم وسیم احمد صاحب نے تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم مشتاق احمد صاحب قیصر نے کی۔ بالآخر صدارتی خطاب ودعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مجلس خدام الاحمدیہ امروہہ: مورخہ ۲۰ر فروری ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ امروہہ میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے لئے صبح سے ہی مکرم احسان الحق صاحب کی زیر نگرانی مسجد کا وقار عمل کرایا گیا اور مسجد کے راستے کو سفیدی سے آراستہ کیا گیا۔ بعد نماز عشاء جلسہ کا آغاز زیر صدارت محترم محمد راشد صاحب صدر جماعت احمدیہ امروہہ ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد عہد مجلس خدام الاحمدیہ دہرایا گیا۔ نظم کے بعد اطفال نے جلسہ کی مناسبت سے مضامین سنائے۔ بعدہ مکرم انصار احمد صاحب نے یوم مصلح موعود کی مناسبت سے پُر مغز تقریر کی۔ آخر پر صدر جلسہ نے اختتامی دعا کروائی۔ اس جلسہ میں احباب ومستورات نے بڑی کثرت سے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی برکات سے سب کو مستفید فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ وزہان: جماعت احمدیہ وزہان، آندھرا پردیش میں مورخہ ۲۰ر فروری ۲۰۰۴ء کو جلسہ یوم مصلح موعود محترم پاشومیاں صاحب کی صدارت میں منایا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم عثمان صاحب نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرم مسعود احمد صاحب نے تقریر کی اور پھر عزیزہ آصفہ بیگم کے نظم سنانے کے بعد مکرم نسیم احمد صاحب نے سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے عنوان پر تقریر کی۔ عزیزہ یاسمین بیگم کی نظم کے بعد مکرم شیخ نور احمد صاحب معلم وزہان نے تقریر کی۔ آخر پر ایک ترانہ کے بعد صدر جلسہ نے اختتامی دعا کروائی۔ اس جلسہ میں وزہان کے تمام احباب ومستورات شامل ہوئیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ: مورخہ ۲۰ر فروری بعد نماز مغرب وعشاء، مسجد احمدیہ سونگڑہ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت محترم سید انوار الدین احمد صاحب سیکریٹری مال نے کی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم میر انور احمد صاحب نے متن پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنایا۔ محترم صدر اجلاس نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ بعدہ علی الترتیب مکرم سید مذکر الدین صاحب، مکرم سید سیف الدین صاحب، مکرم سید فضل مومن صاحب قائد مجلس، مکرم میر کمال الدین صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب تقویٰ قادیان نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مختلف اہم پہلوؤں اور آپ کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ دنیا بھر میں ہونے والے جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے

دور رس نیک نتائج برآمد فرمائے اور ہمیں اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین

رپورٹ زونل اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ سیتاپور و لکھنؤ

الحمد للہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ سیتاپور و لکھنؤ کا زونل اجتماع مورخہ ۱۹ اور ۲۰ فروری ۲۰۰۴ء کو روایتی شان و شوکت کے ساتھ شہر سیتاپور میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ محترم محمد نسیم خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے بھی اس میں شرکت کی۔ اسی طرح محترم امیر صاحب صوبائی یو۔پی بھی اجتماع میں تشریف لائے۔ الحمد للہ کہ ۵۶ نومبائعین مجالس سے ۲۷۰ خدام و اطفال اجتماع میں شریک ہوئے۔ مجموعی حاضری بشمول انصار ۳۰۰ سے زائد تھی۔ ۲۰ فروری بروز جمعۃ المبارک تمام احباب نے اجتماعی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سنا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بہترین نتائج برآمد فرمائے۔

مجلس چھتہ کنڈہ

عرصہ زیر رپورٹ میں مجلس خدام الاحمدیہ چھتہ کنڈہ کی طرف سے کل پانچ وقار عمل ہوئے جن میں مساجد، عیدگاہ اور احمدیہ قبرستان کی صفائی وغیرہ کی گئی۔ خدام نے بھرپور محنت اور مشقت کے ساتھ ان وقار عمل میں کل ۱۵ گھنٹے کام کیا۔ بعدہٗ تواضع کا بھی اہتمام رہا اور دعا کے ساتھ اختتام ہوا۔

مجلس اطفال الاحمدیہ رشی نگر

مکرم وسیم احمد صاحب گنائی ناظم اطفال رشی نگر تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۰ فروری کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں زیر صدارت محترم الحاج ماسٹر عبدالرحمان صاحب اتو صدر جماعت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد عمل میں آیا۔ مکرم محمد شفیع صاحب واعظ نے تلاوت قرآن پاک پیش کی۔ بعد ازاں عزیزان مبارک احمد میر، بشارت احمد گنائی، حبیب اللہ گنائی اور طارق احمد میر نے خوش الحانی سے منظوم کلام پیش کیا۔ ازاں بعد مکرم محمد اسحق صاحب گنائی قائد مجلس، مولوی طارق احمد صاحب، مولوی عبدالحی خانصاحب، رفیق راجہ میر صاحب وغیرہ مقررین نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

حیدرآباد کی ڈائری

خدمت خلق: ☆ مورخہ ۲ فروری عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کا گوشت غرباء اور مساکین تک پہنچانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مکرم قائد صاحب کی زیر نگرانی ۱۵ خدام نے گوشت اکٹھا کر کے ۱۸۰ غریب گھرانوں میں تقسیم کیا گیا۔ ☆ کئی غریب احباب کو عید کے موقع پر عید کی خوشی منانے کے لئے مالی تعاون کیا گیا۔ ☆ ماہ فروری میں ایک غریب بچی کی شادی کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے مکمل جہیز کا سامان اور پارچات کی صورت میں ۲۰۰۰ روپے کی مالی امداد کی گئی۔ الحمد للہ

☆ مورخہ ۸ فروری کو واقفین نو حیدرآباد و سکندرآباد کا نیشنل پارک حیدرآباد (Zoo) مشترکہ تفریحی و تربیتی پکنک کا پروگرام بنایا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں واقفین نو بچوں اور بچیوں کے علاوہ والدین اور بشمول حافظ صالح محمد الہ دین صاحب دیگر کئی ممبران نے حصہ لیا۔

☆ مورخہ ۲۱ فروری ۲۰۰۴ء بروز ہفتہ جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کا ایک روزہ جلسہ سالانہ کا نہایت ہی کامیاب انعقاد ہوا۔ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے خدام و اطفال نے پہلے سے ہی وقار عمل و دیگر انتظامی کاموں کے لئے مسلسل ڈیوٹیاں دیں۔ انصار نے بھی بھرپور تعاون دیا۔ اس جلسہ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان بنفس نفیس شامل ہوئے۔ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ اور جلسہ پیشوایان مذاہب کے دو سیشن منعقد ہوئے جس میں علماء کرام نے پُر مغز تقاریر کیں۔ وزیر داخلہ آندھرا پردیش اور سابق چیف جسٹس محترم سردار علی خاں صاحب نے خطاب کیا۔

☆ جلسہ کی کامیابی کی خوشی میں رضاکاران کے لئے مورخہ ۲۹ فروری کو عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس دوران ایک تربیتی اجلاس بھی منعقد کیا گیا اور جس میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے تمام خدام سے خطاب فرمایا۔

شعبہ تبلیغ: دوران ماہ تین تبلیغی بک سٹال لگائے گئے۔ جس میں سے ایک کانفرنس کے موقع پر لگایا گیا جس میں ہزاروں روپے کی جماعتی کتب فروخت ہوئیں اور ہزاروں افراد کو مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ دوران ماہ ۲۶۰ تبلیغی خطوط ارسال کئے گئے۔

قیمہ بریانی

اشیاء

قیمہ–ایک کلو	پیاز–۱۰۰ گرام
ٹماٹر–۵۰ گرام	ہری مرچ–۲۰ گرام
ہرا دھنیا–ایک گڈی	لیموں–۲ عدد
گرم مصالحہ جات–۱۵ گرام	پسا ہوا گرم مصالحہ–۱۰ گرام
نمک–حسب ذائقہ	کیوڑا–۱۰ گرام
سرکہ–۱۰ گرام	لال پسی ہوئی مرچ–۳۰ گرام
ہلدی پاؤڈر–۱۰ گرام	ادرک پسا ہوا–۲۵ گرام
لہسن پسا ہوا–۲۵ گرام	تیل یا گھی–۵۰ گرام
دہی–۵۰ گرام	آلو بخارہ–۵۰ گرام
چاول–ایک کلو	

ترکیب

پیاز کے لچھے کاٹ لیں، کسی بڑی دیگچی میں گھی گرم کر کے پیاز براؤن کر لیں پھر اس میں ادرک لہسن ڈال کر بھونیں اس کے بعد اس میں قیمہ ڈال دیں ساتھ ہی ہلدی، مرچ اور نمک بھی ڈال دیں۔ ٹماٹر چھوٹے چھوٹے کاٹ لیں اور قیمہ میں شامل کر دیں۔ کچھ دیر تک قیمہ پکائیں اور پھر اس میں دہی ڈال دیں، دہی ڈالنے کے بعد چند منٹ بعد مزید پکائیں اور پھر قیمے کو بھون لیں، قیمہ بھون جائے تو اس دیگچی کو چولہے سے اتار کر الگ رکھ دیں، ہرا دھنیا، ہری مرچ باریک کاٹ لیں، قیمہ بھون جائے تو اس دیگچی کو چولہے سے اتار کر الگ رکھ دیں، ہرا دھنیا، ہری مرچ باریک کاٹ لیں۔ چاول صاف بھگو دیں، کسی بڑے برتن میں پانی ابال لیں۔ پانی کھولنے لگے تو اس میں چاول ڈال دیں۔ جب چاول تین حصہ پک جائیں تو چاولوں کو چولہے سے اتار کر کسی چھلنی میں ڈال کر تمام پانی نتھار لیں۔

اب ایک دیگچی لیں اس میں چاولوں کی ایک تہہ بچھائیں پھر اس پر قیمہ ڈال دیں، قیمے پر ہرا دھنیا، ہری مرچ، لیموں کا رس، آلو بخارا، پسا ہوا گرم مسالہ اور سرکہ ڈال دیں۔ اس کے بعد اس پر چاولوں کی ایک تہہ بچھائیں۔ چاولوں پر مزید قیمے اور ہری مرچ، ہرے دھنیا وغیرہ کی ایک تہہ اور لگائیں۔ اب آنچ ہلکی کر کے چاولوں کو دم پر رکھ دیں۔ پندرہ منٹ بعد چولہے سے اتار کر چاولوں پر کیوڑا چھڑک دیں۔ قیمہ بریانی تیار ہے۔

تندوری پومفرٹ

اشیاء

پومفرٹ مچھلی–۲ عدد درمیانی سائز کی	ہلدی–ایک چائے کا چمچہ
نمک اور کالی مرچ–حسب پسند	لہسن پسا ہوا–ایک چائے کا چمچہ
ادرک پسی ہوئی–ایک چائے کا چمچہ	دہی–ایک چائے کا چمچہ
تیل–ایک چائے کا چمچہ	گرم مصالحہ پسا ہوا–ایک چائے کا چمچہ
لیموں–دو عدد	سرخ مرچ–ایک چائے کا چمچہ

ترکیب

تمام اشیاء کو پومفرٹ میں شامل کر دیں اور گھنٹے کے لئے لگا کر چھوڑ دیں۔ تاکہ مچھلی نرم ہو جائے اور مصالحے اچھی طرح جذب ہو جائیں۔ اب مچھلی کو سلاخ میں لگا کر تندور یا اوون میں رکھ دیں۔ یہاں تک کہ پومفرٹ گولڈن براؤن ہو جائے۔ لیجئے مزیدار تندوری پومفرٹ تیار ہے اسے لیموں باریک کٹی ہوئی پیاز اور نان کے ساتھ نوش کریں۔

فش انڈیانہ

اشیاء

مچھلی بغیر کانٹے کی–۵۰۰ گرام	تیل–۱۰۰ گرام
لیموں کا رس–۲ لیموں کا	ہلدی پاؤڈر–۲ چائے کے چمچے
سرخ مرچ پاؤڈر–۲ چائے کے چمچے	ادرک پسی ہوئی–۲ چائے کے چمچے
لہسن پسا ہوا–۲ چائے کے چمچے	سویا سوس–۲ چائے کے چمچے

ترکیب

مچھلی اچھی طرح دھو لیں۔ ہلدی، مرچ، نمک، لہسن، ادرک، سویا سوس اور تیل کو ملا کر پیسٹ بنا لیں۔ اس پیسٹ کو مچھلی کے قتلوں پر لگا کر ایک گھنٹے کے لئے رکھ دیں۔ ایک گھنٹے بعد ان قتلوں کو فرائی کر لیں اور گرم گرم پیش

کریں۔

شاہی قلفی

اشیاء

دودھ-اڑھائی کلو — کارن فلار-۲ چائے کے چمچے
ٹھنڈا دودھ-نصف کپ — اچھی طرح سے کٹی ہوئی بادام ۲ چمچے
اچھی طرح سے کٹی ہوئی پستہ-۱۵ عدد، ہری الائچی پسی ہوئی-ایک چوتھائی چمچہ
عرق گلاب-آدھا چمچہ

ترکیب

ساڑھے سات کپ دودھ کو ابالیے اور اس میں کاڑھا ہوا Condensed دودھ شامل کرلیں۔ آدھے کپ دودھ میں مکی کا آٹا ملالیں اور اس کو گرم دودھ میں mix کرلیں۔ اس کو ہلکی آنچ پر گرم کریں اور جب تک یہ گاڑھا نہیں ہو جاتا اسے ہلاتے رہیے۔ آخر میں اس میں میوے، عرق گلاب اور بادام کا essence ڈال دیں اور اسے ٹھنڈا ہونے دیں۔ ۱۲ قلفی کے سانچے لیں اور ان کے ڈھکن مضبوطی سے بند کریں اور اس کو فریزر میں ڈال دیں۔

رس ملائی

اشیاء

میدا-ایک کپ — بیکنگ پاؤڈر-۱ چائے کا چمچ
ہری الائچی ثابت-۳-۴ — پسی ہوئی ہری الائچی-ایک چمچہ
دودھ کا پاؤڈر-ایک کپ — انڈے-ایک
دودھ-ایک لیٹر — چینی-۳/۴ کپ
تیل/گھی-ایک بڑا چمچ — کیوڑا-ایک چائے کا چمچ

ترکیب

دودھ کے پاؤڈر، انڈے، بیکنگ پاؤڈر، گھی اور آدھا چائے کے چمچ پسی ہوئی ہری الائچی کو آپس میں ملا کر اچھی طرح سے گوندھ لیں۔ اس کے چھوٹے چھوٹے گول پیڑے بنا کر الگ الگ رکھ دیں۔ دودھ کو چینی اور ثابت الائچی ڈال کر تب تک ابالیں جب تک یہ خشک ہو کر نصف نہیں ہو جاتا۔ اب اس میں پہلے سے تیار پیڑے ڈال لیں اور ۸ سے ۱۰ منٹ تک ہلکی آنچ پر گرم کریں۔ وقتاً فوقتاً برتن کو ہلاتے رہیں۔ جب پیڑے سائز میں دوگنے ہو جائیں تو اسے آنچ سے اتار لیں۔ اب اس میں کیوڑا، بادام، پستہ اور باقی بچا ہوا الائچی کا پاؤڈر شامل کرلیں۔ اسے ٹھنڈا ہونے پر پیش کریں۔

افتتاح مسجد طاہر

جماعت احمدیہ پنگاڈی میں نئی تعمیر شدہ 'مسجد طاہر' کا افتتاح ۳۰ جنوری ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک عمل میں آیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اس مسجد کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔

خطبہ جمعہ میں آپ نے تعمیر شدہ مسجد کی اہمیت بیان کی اور اسکے لیے مالی قربانی کرنے والوں کو عند اللہ عظیم ثواب کا ذکر فرمایا اور احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ ایک نئی نسل کی تربیت ہماری اولین ذمہ داری ہے جو عبادت گزار ہو۔ افتتاح مسجد کی تقریب کے ساتھ ہی بعد نماز ظہر جلسہ پیشوایان مذاہب کا بھی انعقاد کیا گیا۔ جس میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے علماء و راہنماؤں نے خطاب کیا۔ (ادارہ)

افتتاح بیت طاہر

جماعت احمدیہ کا کناڈ، کیرالہ میں نئی تعمیر شدہ مسجد بیت طاہر کا افتتاح مورخہ ۵ فروری ۲۰۰۴ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کے ذریعہ عمل میں آیا۔ اس موقعہ پر گردونواح کے سینکڑوں احمدی احباب موجود تھے۔ اس مسجد کے بابرکت ہونے اور علاقہ کے احباب کی ہدایت کا باعث بننے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد نجیب خان-مبلغ سلسلہ کا کناڈ)

ضروری اعلان

جملہ قارئین مشکوۃ کی خدمت میں اعلان ہے کہ

☆ جملہ مضامین، رپورٹیں و تصاویر و دیگر قابل اشاعت matter ایڈیٹر مشکوۃ کے نام ارسال کیا کریں اور ہر قسم کے انتظامی نوعیت کے خطوط یا بدل اشتراک، تبدیلی ایڈریس وغیرہ کے متعلق خطوط مینیجر مشکوۃ کے نام تحریر کریں۔

☆ مشکوۃ میں جو حضرات بغرض اشاعت تصاویر وغیرہ بھجواتے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ تصویر کی پشت پر مختصر تعارف معین تاریخ کے ساتھ Permanent یا Ball Point قلم سے ضرور درج کریں۔ غیر معروف نادر اسماء خوش خط قلم سے لکھے جائیں اور ایسے اسماء انگریزی میں بھی لکھے جائیں۔

(ادارہ)

فہرست مضامین رسالہ مشکوۃ برائے سال 2003ء

مضمون	صفحہ
ماہ جنوری	
فی رحاب تفسیر القرآن سورۃ العلق قسط ۱۶	۳
کلام الامام۔۔انفاق فی سبیل اللہ	۵
سال ۱۹۰۳ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کی روشنی میں	۶
مجلس عرفان بمقام جرمنی 11-9-93 (سرمایہ کاری سود اور اسلام)	۱۱
داستان درویشی (مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز سابق ناظر تعلیم)	۱۴
لباس تقویٰ	۲۰
ملک ملک کی سیر قسط ۹ (Australia)	۲۳
استاد مرحوم (طنز و مزاح)	۲۵
اخبار مجالس	۲۹
مطالعہ کے اصول	۳۲
وصایا 15197-207	۳۷
ماہ فروری	
اداریہ۔۔ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور	۲
فی رحاب تفسیر القرآن سورۃ العلق قسط ۱۷	۴
کلام الامام۔۔ عظیم الشان نشان رحمت	۶
"وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا"	۷
بچوں کی تربیت کے طریق	۱۱
۱۹۰۳ء کے واقعات پر ایک نظر	۱۴
میرے ابا جان ڈاکٹر عبدالسلام	۲۳
ملک ملک کی سیر قسط ۱۰ Austria	۲۸
حج۔ فلسفہ اور حکمت	۳۱
جماعت احمدیہ کو قومی یکجہتی ایوارڈ (رپورٹ)	۳۶
بعثت حضرت مسیح موعود کے بارہ میں ایک ذوقی نکتہ	۳۹
اخبار مجالس	۴۰
ماہ مارچ	
اداریہ۔۔ تجدید عہد کا دن	۲
فی رحاب تفسیر القرآن سورۃ العلق قسط ۱۸	۱۹
کلام الامام۔ قیام سلسلہ احمدیہ کی غرض	۳
نعت رسول اللہ ﷺ	۶
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ترجمہ قرآن	۱۱
ناقابل فراموش یادیں	۱۶
کولمبس سے پہلے امریکہ میں مسلمان (پہلی قسط)	۱۹
اسد اللہ خان غالب	۲۳
ملک ملک کی سیر قسط ۱۱ Azerbaijan	۲۶
رپورٹ سالانہ اجتماع [illegible]	۲۸
اخبار مجالس	۳۰
شگفتہ تحریر	۳۵
لطائف الادب	۳۶
وصایا 15208-15211	۳۹
ماہ اپریل	
اداریہ [illegible]	۲
فی رحاب تفسیر القرآن سورۃ العلق قسط ۱۹	۳
کلام الامام۔ خلافت	۶
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا انتخاب	۷
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا پہلا خطاب	۷
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے حالات و خدمات قبل خلافت	۸
قرارداد ہائے تعزیت	۹
داستان درویش مکرم عطاء اللہ خان صاحب	۱۳
تیسری عالمی جنگ اور الٰہی نوشتے	۱۷
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خیر	۱۹
زرتشتی مذہب کا تعارف	۲۲
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	۲۷
[illegible]	۳۱
کولمبس سے پہلے امریکہ میں مسلمان قسط ۲	۳۳

وصایا

وصیت نمبر 15246 میں بلقیس بیگم زوجہ مکرم ماسٹر محمد اکرم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت [illegible] ساکن [illegible] خاص ضلع بھٹنڈا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2003ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حق مہر [illegible] 32/6 روپے تھا لیکن اب بڑھا کر مبلغ 15,000/- روپے ہے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی دو عدد انگوٹھی وزن گرام -/5,000 روپے۔ [illegible] ڈیڑھ تولہ -/7,250 روپے۔ کان کے کانٹے دو تولے -/9,550 [illegible] دو تولے -/10,000 روپے۔ کوکا -/200 روپے۔ نقرئی پازیب پچاس گرام -/200 روپے۔ کل قیمت -/32,200 روپے۔ میں اپنے خورونوش مبلغ پانچ سو روپے ماہوار پر 1/10 حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ نیز آئندہ اگر کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گے اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1-4-03 سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد اکرم	بلقیس بیگم	انیس احمد خان

وصیت نمبر 15247 میں عبدالشکور [illegible] ولد مکرم خواجہ عبدالسلام صاحب ٹاک قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت [illegible] سال [illegible] ساکن اقبال کالونی سونہ وار ڈاکخانہ بمدوارہ ضلع سرینگر صوبہ [illegible] بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2003ء حسب ذیل [illegible] پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔ زرعی زمین برائے تعمیر مکان دو کنال، واقعہ موضع (گوگو) چک وامو وز سرینگر -/4,00,000۔ ایک عدد زیر استعمال موٹر سائیکل -/20,000 روپے۔ میزان -/4,20,000 روپے۔ میرے والدین بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ آبائی جائیداد سے جب بھی مجھے کوئی حصہ ملے گا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی اور جس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دینے کا میں پابند ہوں۔ ان کے علاوہ میرا گزارہ میری L.I.C کی ملازمت سے ملنے والی ماہوار آمد پر ہے۔ جو -/14,000 روپے ماہوار ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنی ماہوار آمد کا 1/10 حصہ ماہوار تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ بھی [illegible] پیدا کروں گا اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت یکم اپریل 2003 سے نافذ العمل کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبدالسلام ٹاک	عبدالشکور	عبدالرحیم

وصیت نمبر 15248 میں ہبۃ الھادی ٹاک زوجہ مکرم عبدالشکور ٹاک قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری وملازمت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن اقبال کالونی سونہ وار ڈاکخانہ بمدوارہ ضلع سرینگر صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2003ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ منقولہ جائداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

8 عدد انگوٹھیاں طلائی وزن 43.500 گرام۔ 5 جوڑے کان کے بندے وزن 38.000۔ دو عدد بار وزن 48.000۔ ایک عدد چین۔ دو عدد پنڈلم وزن 19.700۔ سات عدد چوڑیاں وزن 73.500۔ میزان 222.700 گرام۔ قیمت بحساب 478 روپے فی گرام قیمت 1,04,669.00 روپے۔

8 عدد چوڑیاں نقرئی وزن 40 گرام۔ ایک عدد چین پنڈلم وزن 15 گرام۔ ایک جوڑا کانٹے وزن 5 گرام۔ ایک عدد ستوانہ وزن 15 گرام۔ ایک عدد بریسلیٹ وزن 6 گرام۔ پانچ عدد انگوٹھیاں وزن 18 گرام۔ ایک عدد پازیب 18 گرام۔ میزان 112 گرام کل قیمت -/560.00 روپے۔ کل میزان -/1,05,229.00 روپے۔

میرا حق مہر مبلغ پچیس ہزار روپے میں نے اپنے خاوند مکرم عبدالشکور ٹاک سے وصول کیا ہے۔ میں محکمہ تعلیم میں بحیثیت معلمہ بھی کام کرتی ہوں جہاں سے مجھے مبلغ آٹھ ہزار ایک سو پچھتر روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں تا زیست اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم اپریل 2003ء سے نافذ العمل ہو جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبدالسلام ٹاک	ہبۃ الھادی ٹاک	عبدالرحیم

وصیت نمبر 15249 میں اے پی ناصر ولد مکرم اے پی وائی عبدالقادر قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن میلاپالیم ڈاکخانہ میلاپالیم ضلع ترونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9-6-03 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری ذاتی کوئی جائیداد منقولہ یا [illegible] بقید حیات ہیں۔ اس وقت سلسلہ احمدیہ کی بطور معلم خدمت کر رہا ہوں جہاں سے مجھے ماہانہ -/2650 روپے مشاہرہ ملتا ہے۔ میں تا زیست اس کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس

صفحہ	مضمون

ماہ مئی

اداریہ۔ عدیم المثال آسمانی نظام	
فی رحاب تفسیر القرآن سورۃ العلق قسط ۱۵	۳
کلام الامام۔ سیدنا حضور انور کا خصوصی پیغام	۴
پانچ کناری تہوار (نظم)	۶
مکتوب [illegible] الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	۸
[illegible]	۱۴
میرا قلم آج بھی تازہ ہے	۱۶
قرارداد تعزیت	۲۹
کولمبس سے پہلے امریکہ میں مسلمان آخری قسط	۳۰
اخبار مجالس وغیرہ	۳۲

ماہ جون

اداریہ۔ دجالی فتنوں سے خبردار	۲
فی رحاب تفسیر القرآن سورۃ العلق قسط ۱۷	۳
کلام الامام۔ اخلاق حسنہ	۴
[illegible]	۵
"میری عاجزانہ راہیں ابھی باقی ہیں"	۶
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقوشِ قدم پر	۱۳
داستان درویش مکرم چودھری حکیم بدرالدین صاحب	۱۷
ملک ملک کی سیر قسط ۱۰ (بہامس)	۳۰
بزم اطفال	۳۲
وقار عمل خدام [illegible]	۳۴
اس کے در پہ دعا کرنے کوئی (غزل)	۳۵
اخبار مجالس	۳۷
وصایا 15212-15217	۳۹

ماہ جولائی

اداریہ۔ قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے	۲
فی رحاب تفسیر القرآن سورۃ العلق قسط ۱۸	۳
کلام الامام۔ صحبت صالحین کی غرض	۴
قرآن کریم کی ضرورت	۵
حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وسعت مطالعہ	۷
نظر آتی ہے انکو روشنی (نظم)	۱۸
وہ نور علم سے معمور بستی یاد آتی ہے (نظم)	۱۸
جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل طلباء کی فہرست	۱۹
بحر مردار Dead Sea	۲۰
سوچنے کی باتیں	۲۲
رپورٹ مرکزی تربیتی کیمپ 2003ء	۲۴
اخبار قادیان و اخبار مجالس	۲۷
وصایا 15218-15228	۳۹

ماہ اگست

اداریہ۔ خلافت خامسہ کا پہلا جلسہ سالانہ ہو گیا	۲
فی رحاب تفسیر القرآن سورۃ العلق قسط ۲۲	۳
کلام الامام۔ ابتلاؤں سے نہ ڈریں	۴
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا تازہ پیغام	۵
خدمت دین کرنے والوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی محبت و شفقت	۶
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا دورہ ہند	۱۰
داستان درویش محترم بشیر احمد صاحب حافظ آبادی	۱۴
لمحوں کی ملاقات بن گئی صدیوں کا ساتھ	۱۶
ملک ملک کی سیر۔ بحرین	۱۷
اخبار قادیان و دیگر مجالس	۱۹
تمباکو نوشی کے مضر اثرات	۲۶
پروگرام سالانہ اجتماع 2003ء	۲۸
جامعۃ المبشرین کی سالانہ تقریب پر ایک نوٹ	۳۳
وصایا 15229-15245	۳۱

مضمون	صفحہ
ماہِ ستمبر و اکتوبر	
آگے قدم بڑھائے جا (نظم)	۲
فی رحاب تفسیر القرآن سورۃ العلق قسط ۲۲	۳
کلام الامام۔۔ ''اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں''	۴
حضرت ذوالفقار علی گوہر رضی اللہ عنہ	۵
بغداد نے دنیا کو کیا دیا؟	۸
داستان درویشی محترم چودھری محمود احمد صاحب عارف	۱۷
میر تقی میر	۲۲
بزم اطفال	۲۵
دنیائے طب	۲۹
تحریک 'تحفظ ختم نبوت' کی حقیقت (بلا تبصرہ)	۳۵
انسانی جسم	۳۷
رپورٹ ہائیکنگ۔ جامعہ احمدیہ قادیان	۳۸
ماہِ نومبر	
اداریہ۔ اعمال صالحہ میں مداومت کی ضرورت	۲
فی رحاب تفسیر القرآن سورۃ العلق قسط ۲۳	۳
مسجد بیت الفتوح (نظم)	۴
کلام الامام۔ بھائی چارگی	۱۳
سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام	۶
بیت الفتوح۔ تعمیراتی کام کے ایمان افروز کوائف	۱۰
اصلاح نفس	۱۴
عرفان کے موتی (مجلس عرفان 1995-1-27)	۱۵
سیرت صحابہؓ۔ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ	۱۴
برکات خلافت	۲۳
داستان درویشی محترم عبد القادر صاحب دہلوی	۳۳
اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت (رپورٹ)	۳۷
فہرست مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت (2003-04)	۴۰
ماہِ دسمبر	
اداریہ۔ عہدیداران جماعت سید القوم خادمھم کے مصداق ہوں	۲
دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا (منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ)	
فی رحاب تفسیر القرآن سورۃ العلق قسط ۲۴	
کلام الامام۔ اپنی زندگی میں انقلاب پیدا کرو	۶
زمین نئی، نیا آسمان بننے لگا (نظم)	۷
احمدیت نے دنیا کو کیا دیا؟ قسط اول	۸
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسلوب جہاد	۸
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی شفقت علیٰ خلق اللہ	۱۲
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں	۲۶
احمدیوں کا دارالقضاء	۲۹
صوبہ کیرلہ کے دو بزرگ علماء کا ذکر خیر	۳۱
بزم اطفال	۳۵
تصاویر واقفین و واقفات نو بھارت قسط 8	۳۷

اپنی اس عمر کو اِک نعمتِ عظمیٰ سمجھو
بعد میں تا کہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو
(حضرت المصلح الموعودؓ)

Syed Zishan
Prop.

Adnan
Electronic Amroha
Manufacturer & Suppliers
D.C. Fan & D.C. Light Parts

Phone.
05922-260826 (Off.) 260055 (Res.)

Uroosa Trading Co.
Chaman Bidi Street, Amroha
J.P. Nagar-244221

Love For All
Hatred For None
Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. And C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission,
Gangtok, Sikkim
☎ 03592-220107, 281920

Rakesh Jewellers
To every kind of
Gold and Silver ornament
All kinds of Rings &
"Alaisallah" Rings also sold
Kishen Seth, Rakesh Seth
Main Bazarl, Qadian
01872-221987. 220. 99 (PP)
سوسال پرانی سیٹھ پیارے لعل صراف کی دوکان

کے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت مورخہ 1-7-03 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شیخ منور احمد مستان	اے پی اے ناصر	نعیم احمد ڈار

وصیت نمبر 15250 میں خدیجہ بیگم زوجہ مکرم رفیق احمد صاحب جاوید قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن سکندرآباد ڈاکخانہ سکندرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 24-3-03 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ منقولہ جائداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پندرہ ہزار روپے۔ زیورات نقرئی و طلائی کی تفصیل نقرئی زیور کا ایک سیٹ اندازاً قیمت -/1000 روپے۔ طلائی زیور ایک انگوٹھی اور لاکٹ (انگوٹھی تین گرام اور لاکٹ تین گرام) اندازاً قیمت -/3705 روپے ایک جُھمکا اور کان کے ٹاپس ساڑھے چھ گرام اندازاً قیمت -/3950 روپے۔ ایک عدد ناک پِن ایک گرام 580 ملی گرام -/720 روپے۔ بالیاں ایک جوڑی وزن -/500 ملی گرام -/275 روپے۔ خاکسارہ ماہانہ -/300 روپے جیب خرچ اخراجات خوردونوش کے مطابق ماہانہ -/30 روپے حصہ آمد ماہ اپریل 03ء سے ادا کرتی رہے گی۔ اور میری وصیت 1.4.03 سے نافذ العمل ہوگی۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت نافذ ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
رفیق احمد جاوید	خدیجہ بیگم	جاوید اقبال چیمہ

وصیت نمبر 15251 میں نور جہاں بیگم زوجہ مکرم منیر احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت 1950 ساکن سکندرآباد ڈاکخانہ سکندرآباد ضلع رنگاریڈی صوبہ آندھراپردیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 24-3-03 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپے۔ زیور طلائی کانوں کے ٹاپس وزن 2.480 قیمت اندازاً -/1500۔ ایک کوکا اندازاً قیمت -/100 روپے۔ میں ماہانہ -/500 روپے خوردونوش کے مطابق -/50 روپے حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت مورخہ 1-4-03 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
جاوید اقبال چیمہ	نور جہاں	منیر احمد

عزت مآب جناب سرجیت سنگھ برنالہ گورنر آندھرا پردیش سے جماعتی وفد کی ملاقات
(دائیں سے) مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب امیر صوبائی آندھرا پردیش، مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج حیدرآباد،
مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب امیر جماعت سکندرآباد، مکرم سیٹھ کبیل احمد صاحب امیر جماعت چندہ کنٹہ، مکرم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت حیدرآباد

عزت مآب جناب سرجیت سنگھ برنالہ گورنر آندھرا پردیش سے جماعتی وفد کی ملاقات
مکرم مولوی مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ انچارج حیدرآباد قرآن مجید انگریزی اور جماعتی لٹریچر پیش کرتے ہوئے۔

عزت مآب جناب این چتر ویدی گورنر کرناٹک سے جماعتی وفد کی ملاقات
مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ بنگلور جناب گورنر صاحب کی خدمت میں جماعتی کتب کا تحفہ پیش کرتے ہوئے۔
اس وفد میں مکرم سلیم احمد صاحب، مکرم محمد ظفر اللہ صاحب اور مکرم برکات احمد صاحب سلیم ناظم انصار اللہ کرناٹک نے بھی شرکت کی۔

مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش جناب ٹی. دیویندر گوڑ وزیر داخلہ آندھرا پردیش کو
قومی یکجہتی ایوارڈ کا تحفہ پیش کرتے ہوئے۔

لکھنؤ سرکل کے مقامی اجتماع زیرِ صدارت چوہدری محمد نسیم صاحب صوبائی امیر یوپی کا ایک منظر۔
مکرم مولوی حمد احمد صاحب سرکل انچارج تقریر کرتے ہوئے۔

۲۸ ستمبر ۰۳ء کو گڑیدہ (اڑیسہ) میں منعقدہ پہلے زونل اجتماع خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ میں عہد دوہرائے جانے کا منظر۔
(دائیں سے) مکرم ہمایوں عقیل صاحب صوبائی قائد، مکرم عبد الباسط خان صاحب صوبائی امیر اور مکرم عبد الودود خان صاحب زونل قائد

Registered with the Registrar of NEWS Papers of India at No. 38951/82 Postal Registration No. Pb (0194)2003

Monthly **MISHKAT** Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiya Bharat Qadian

Editor :- Zainuddin Hamid

Ph.: (91) 1872-220139 (R) 222232
Fax: 220105

Vol. NO.23 March-2004 No. 3

مسیح موعود کی بعثت کی غرض

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"مجدّد جو آیا کرتا ہے، وُہ ضرورتِ وقت کے لحاظ سے آیا کرتا ہے نہ استنجے اور وضو کے مسائل بتلانے۔ خدا جو مدبّر اور حکیم خدا ہے، کیا وہ نہیں دیکھتا کہ دُنیا پر طبعیات اور فلسفہ کی زہریلی ہوا چلی ہے جس نے ہزارہا انسانوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ صلیب پرست عیسائیوں نے کس کس رنگ میں لکھوکھا رُوحوں کو خدا سے دُور پھینک دیا ہے۔ تو پھر کیا اس وقت ایسے مجدّد کی ضرورت نہ تھی جو کسرِ صلیب کرے اور دلائل و بیّنات سے دکھاوے کہ صلیبی مذہب میں حقّانیت کا نور نہیں۔ اور ایک لکڑی پر ایمان لا کر انسان نجات کا وارِث نہیں ٹھہر سکتا۔ آئے دن پچاس ہزار اور ایک ایک لاکھ اشتہار چھاپ چھاپ کر یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں اور ٹڈی دَل کی طرح عورتیں بچّے جوان بوڑھے لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح اسلام پر حملہ کریں۔ اس وقت اسلام پر وہ حملہ ہوا ہے جس کی انتہا نہیں۔ ادھر خدا کا یہ وعدہ کہ اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ (الحجر:۱۰) اور ادھر ان ناعاقبت اندیش معترضین کی یہ دانائی کہ اسلام میں حفاظتِ دین کے لیے معرفت کا نُور لے کر کوئی نہیں آیا، بلکہ دجّال آیا ہے۔ افسوس! صد افسوس!! آہ! صد آہ!!

یہی تو وقت تھا کہ خدا اپنی نصرت اور تائید کا روشن ہاتھ دکھاتا۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ اس نے دکھایا اور وہ اپنی چمکار دکھائے گا اور مخالفوں کو شرمندہ کر کے بتلا دیگا، کہ آنے والے نے آ کر کیا بنایا۔"

(الحکم جلد ۳ نمبر ۱۸ صفحہ ۴ پرچہ ۱۹ر مئی ۱۸۹۹ء)